بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامۂ اُردو

یوم التبلیغ نمبر

ریویو آف ریلیجنز

(قادیان)

Digitized by Khilafat Library

(یعنی)

دُنیا کے مذاہب پر نظر

مرتبہ

علی محمد اجمیری

بابت ماہ جمادی الاوّل ۱۳۵۹ھ مطابق ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء

ماہ وفا ۱۳۱۹ ہش

جلد ۳۹ عدد ۷

Digitized by Khilafat Library

مقاصد و قواعد رسالہ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (اُردو) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۲ء میں حسب ذیل مقاصد کے پیش نظر جاری فرمایا تھا۔

غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فوقیت ظاہر کرنا۔

مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دینا۔

صحیح اسلامی عقائد کی اشاعت و تعلیم دینا۔

یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے۔ اگر پندرہ تاریخ تک کسی خریدار کو رسالہ نہ ملے، تو بروقت شکایت موصول ہوتے پر رسالہ دوبارہ ارسال کیا جائیگا۔

رسالہ کی سالانہ قیمت اندرون ہند تین روپے اور بیرون ہند چار روپے ہے، طلباء اور غیر احمدی اصحاب سے رعایتی قیمت اڑھائی روپے لی جاتی ہے۔

خریداران کو دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے، ورنہ عدم تعمیل یا تعمیل میں تاخیر کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہوگی۔

ترسیل زر اور تمام دفتری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہونی چاہیئے۔

یہ رسالہ جماعت احمدیہ کا ایک ہی قومی اُردو ماہنامہ ہے، بوجہ علمی مجلہ ہونیکے اسکے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں، اور ایک وسیع علمی طبقہ کی نظر سے گذرتا ہے، اس لئے اس میں اشتہار دینا مفید ہے، نرخنامہ اشتہارات حسب ذیل ہے۔

تعداد	ایک ماہ	تین ماہ	چھ ماہ	ایک سال
ایک صفحہ	پانچ روپے	تیرہ روپے	چوبیس روپے	پینتالیس روپے
نصف صفحہ	تین روپے	آٹھ روپے	چودہ روپے	پچیس روپے
ربع صفحہ	دو روپے	پانچ روپے	نو روپے	پندرہ روپے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

ماہنامہ

ریویو آف ریلیجنز

(اُردو)

(یعنی)

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

جلد ۳۹	۲۴ جمادی الاول ۱۳۵۹ھ مطابق یکم جولائی ۱۹۴۰ء	نمبر ۷

فہرست مضامین

اداریہ	ص۲	مرتب
مثبت یا منفی	ص۹	جناب پروفیسر محمد اسلم صاحب ایم اے گورنمنٹ کالج لاہور
موجودہ حالات میں ہندوستانی مسلمانوں کیلئے راہِ عمل	ص۱۷	جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلیٰ
حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد	ص۳۴	جناب حقانی ایم اے

Digitized by Khilafat Library

اداریہ:-

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا ہے، کہ جب انسان پر کوئی تکلیف یا مصیبت کی گھڑی آتی ہے اور تمام مادی سامان اس کی نگاہ میں ہیچ اور بیکار ہو جاتے ہیں، اور اسے کوئی راہِ نجات نظر نہیں آتی تب وہ اپنے خالق و مالک کی طرف رجوع کرتا ہے، اور اسے اضطراری حالت میں مدد کیلئے پکارتا ہے۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ج (یونس - ۲)

اور جب انسان کو تکلیف پہونچتی ہے، تو وہ ہمیں پکارتا ہے لیٹے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور کھڑا ہوکر۔

حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِى الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ج (یونس-۳)

جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو، اور موافق ہوا انہیں لئے جارہی ہو، اور وہ اِس پر خوش ہوں، تو ناگہاں تیز و تند ہوا آنے لگ جاتی ہے، اور ہر طرف سے موجیں ان پر چڑھکر آجاتی ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں، کہ اب گھر گئے، تو ایسی حالت میں وہ خدا کو پکارتے ہیں، اسی کے لئے فرمانبرداری کو خالص کرتے ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library

انسانی فطرت کے اس خاصہ کا ہر شخص کو تجربہ ہے، کئی دفعہ ایسا بھی ہوا ہے، کہ ایک شخص،

جو دہریہ ہے، اور اُسے خدا کی ذات پر ایمان نہیں ہے، جب مصیبت کے بھنور میں پھنس جاتا ہے، تو اس کی فطرت بھی یکدم بے اختیار ہو کر اے میرے خدا! اے میرے خدا!! کہکر پکار اُٹھتی ہے۔ غرض تکلیف اور مصیبت انسان کو خدا کی طرف متوجہ کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library

دہریہ خیالات کے لوگ سوال کیا کرتے ہیں، کہ اگر خدا رحیم ہے، اور وہ — جیساکہ اہلِ مذاہب سمجھتے ہیں — اپنے بندوں کے ساتھ ماں سے بھی زیادہ شفقت کا سلوک کرتا ہے، تو پھر وہ دُنیا میں بلائیں اور عذاب کیوں نازل کرتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے، کہ جس طرح ماں باپ باوجود اپنی اولاد سے محبت کے ان کی شوخی پر انہیں سزا دیتے ہیں، اور اس سزا سے اولاد ہی کی بہتری، بھلائی اور اصلاح مدّنظر ہوتی ہے، اسی طرح جب خدا کے بندے روحانی ہلاکت کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں، تو وہ انہیں روکنے کے لئے عذاب نازل کرتا ہے، اور مصائب کے ذریعہ سے ان کو توجہ دلاتا ہے، کہ دیکھو! تم روحانی ہلاکت کے گڑھے کی طرف جارہے ہو، باز آؤ، اور اپنی اصلاح کرو۔ پس خدا ظالم نہیں ہے، وہ اگر دُنیا میں عذاب نازل کرتا ہے تو سراسر اہلِ دُنیا کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے۔ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ۔ (آلِ عمران-۱۹)

آجکل دُنیا ایک عجیب قسم کے عذاب میں مبتلاء ہے۔ یورپ میں جو خطرناک جنگ جاری ہے۔ اس کا آدھی سے زیادہ دنیا کے باشندوں پر بلاواسطہ اثر ہے۔ جو ممالک جنگ میں براہ راست شریک ہیں، ان کی حالت ناقابلِ تصور ہے، یوں سمجھئے کہ گویا ان کو جہنم کی آگ میں ڈالدیا گیا ہے، اور وہ اس میں پڑے کراہ رہے ہیں۔ جو ملک شریکِ جنگ ممالک سے

کسی قسم کا تعلق رکھتے ہیں، وہاں کی زندگی بھی پُر امن نہیں ہے، بلکہ عوام الناس خوف و ہراس کا شکار ہیں۔ ان کے علاوہ باقی دُنیا کے لوگ بھی چین میں نہیں ہیں، بلکہ ان پر بھی اس جنگ کا کسی نہ کسی لحاظ سے اثر ہے، اور وہ ہر وقت اس خطرہ میں ہیں کہ اس آگ کی لپیٹ میں آکر جھلسے جائیں۔ مختصر یہ کہ اس خوفناک جنگ نے ساری دنیا کی بنیادوں کو متزلزل کر دیا ہے، اور اہلِ دُنیا پکار اُٹھے ہیں، کہ ایسی لڑائی اس سے قبل کبھی نہیں لڑی گئی۔ گذشتہ ماہ ستمبر سے لیکر اِس وقت تک اس جنگ میں مختلف ممالک کے دس لاکھ آدمی کام آچکے ہیں، اور نہ معلوم ابھی اور کتنے نفوس ہلاک ہونگے، جو خاندان بے خانماں ہوئے ہیں، ان کی صحیح تعداد کا فی الحال علم ہی نہیں ہوسکتا۔ کتنے ہی خوبصورت باغات، عمارات، اور وادیاں تھیں، جو تباہ و برباد ہوگئیں، کتنے ہی خوبصورت مرد و زن تھے، جو موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے، کتنے ہی معصوم بچے ہیں، جو یتیم رہ گئے، کتنی ہی عورتیں ہیں، جو بیوائیں ہوگئیں، اور کتنے ہی ذی ثروت اور مالدار تھے، جو اپنی جائدادیں اور املاک چھوڑنے پر مجبور ہوگئے۔ کَمْ تَرَکُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ۝ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ کَرِیْمٍ ۝ وَّ نَعْمَۃٍ کَانُوْا فِیْھَا فٰکِھِیْنَ ۝[1] (دخان-۱)

اس ہولناک تباہی پر کون ہے، جس کا دل دردمند نہ ہو، اور کون ہے، جو خون کے آنسو نہ روئے۔ مگر اسکے ساتھ ہی ایک ہوشمند اور گردوپیش کے حالات پر سنجیدگی اور متانت سے غور کرنیوالے شخص کے سامنے یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے، کہ آخر اس عالمگیر عذاب کی وجہ کیا ہے؟

[1] - کتنے ہی انھوں نے چھوڑے باغات اور چشمے اور کھیتیاں اور اعلےٰ جگہیں اور ناز و نعمت کے سامان جن میں وُہ عیش کی زندگی بسر کرتے تھے۔

اس سوال کا جواب ہر شخص اپنے علم اور فہم کے مطابق کچھ نہ کچھ سمجھے ہوئے ہے۔ ایک نیچری یہ کہیگا، کہ یہ قانونِ قدرت ہے، ہمیشہ سے دنیا اسی طرح بنتی بگڑتی چلی آئی ہے، اور ہمیشہ اسی طرح بنتی بگڑتی چلی جائیگی۔ یہ جواب ایک دہریہ کے لئے شاید تسلّی کا موجب ہو سکے، مگر ظاہر ہے، کہ ایک ایسے انسان کیلئے جس کا یہ ایمان ہو، کہ اِس دُنیا کا سارا کارخانہ ایک بالارادہ اور حکیم ہستی کے حکم سے چل رہا ہے، یہ جواب قابلِ تشفی نہیں ہو سکتا۔

ایک مومن اور خدا تعالےٰ کی ہستی پر یقین رکھنے والے کے لئے اگر کوئی جواب تسکین کا موجب ہو سکتا ہے، تو وُہ وُہ جواب ہے، جو چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے ۱۱ر جون کو دہلی ریڈیو سٹیشن سے تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے دیا، آپ نے فرمایا:۔

"آج تہذیب اور تمدّن کی حامل قومیں ایک دوسرے پر ایسے چڑھ آئی ہیں، جیسے تلاطم میں سمندر کی موجیں ایک دوسری پر چڑھائی کرتی ہیں۔ ایک صُور پھونکا گیا ہے، اور لاکھوں انسان ایک دوسرے کے مقابلہ کیلئے نکل آئے ہیں۔ اور مقابلہ بھی کیسا کہ گویا جہنّم کا مُنہ کھولدیا گیا ہے۔ جس کے تصوّر سے بھی دل دہل جاتے ہیں۔ اور مال اور جانیں سب اس جہنم کی نذر ہو رہے ہیں۔ یہ سب کچھ کیوں ہُوا؟ اسلئے کہ بندوں نے اپنی آنکھیں اپنے خالق سے موڑلیں، اور اپنے کانوں کو، اسکے ذکر کے مقابل بند کر لیا، اور اپنی دنیاوی دلچسپیوں میں اسقدر مشغول ہوگئے، اور اپنے ہاتھوں کی صنعتوں پر ان کا ناز اسقدر بڑھ گیا، کہ خدائے تعالیٰ کی طرف توجہ کیلئے انہیں فرصت ہی نہ رہی، اور انہوں نے اس قادر اور رحیم ربّ کو گویا معزول کر دیا، اور انسانوں کو اسکی جگہ بٹھا دیا۔ تب اُسکی غیرت جوش میں آئی اور اسکا غضب بھڑک اُٹھا، اور وہی انسانی صنعتیں، جن پر بندوں کو اس قدر ناز تھا، ان کیلئے عذاب اور ہلاکت کا موجب ہوگئیں۔"

بس یہی ایک جواب ہے، جسے عقل اور ایمان کی روشنی میں صحیح سمجھا جا سکتا ہے، اور جس سے فطرتِ انسانی تسکین پا سکتی ہے، اور اسی کی تائید قرآن مجید اور دیگر آسمانی صحیفوں سے ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library

لیکن ایسے عالمگیر عذابوں سے پہلے خدا تعالیٰ کی سنّت یہ ہے، کہ وہ بنی نوع انسان پر اتمام حجت کیلئے اپنا کوئی نہ کوئی رسول بھیجتا ہے، جو انہیں ان کی بداعمالیوں اور بداعتقادیوں پر متنبہ کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا یعنی ہم اس وقت تک عذاب نہیں بھیجتے جبتک اپنا کوئی رسول نہ بھیج لیں۔ اسی سنّت قدیمہ کے مطابق اس نے اس زمانہ میں بھی اپنا ایک رسول بھیجا، جس نے دنیا کو آنیوالے عذابوں سے ڈرایا، یہ رسول حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔ مگر دنیا نے حسب عادت آپ کو جھٹلایا، اور آپ کا انکار کیا۔ تب خدا تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرکے فرمایا:-

"دُنیا میں ایک نذیر آیا، پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا، لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ثابت کرے گا"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد پر نصف صدی سے زیادہ عرصہ گذر گیا ہے۔ اس دوران میں جماعت احمدیہ نے آپ کا پیغام، جو در اصل حقیقی اسلام ہی کا پیغام ہے، اکنافِ عالم میں اپنی پوری طاقت اور قوت سے پہونچا دیا ہے۔ جتنی جتنی اتمام حجت ہوتی گئی، اسکے مطابق مختلف ممالک میں عذاب آتے رہے، مگر اب جبکہ "تحریک جدید" کے ماتحت تمام دُنیا میں یہ پیغام پہونچ گیا ہے، اور اس طرح ساری دُنیا پر اتمام حجت ہو چکی ہے، تو خدا تعالیٰ نے ایک عالمگیر عذاب نازل فرمایا ہے، اس زمانہ میں اسلام اور سچائی کی تعلیم کے راستہ میں سب سے بڑی روک یہ مغربی تہذیب ہے، اور ساری دُنیا اسکی پیروی کر رہی ہے۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے چاہا، کہ اسے تباہ کرے، تا اسکے کھنڈرات پر اسلامی تہذیب کی نئی عمارت کی بنیادیں استوار ہوں۔

سو پرانے نظام کی صف لپیٹی جارہی ہے، اور نئے نظام کیلئے جگہ خالی ہو رہی ہے۔ یہ سب کچھ اتفاق نہیں ہے، بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق ہے۔ آپکو ایک کشف کے ذریعہ یہ دکھایا گیا تھا کہ آپ کے ذریعہ ایک نیا آسمان اور نئی زمین بنائی جائیگی، پھر آپ نے آئندہ عذابوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"وہ دن نزدیک ہیں، بلکہ میں دیکھتا ہوں، کہ دروازے پر ہیں، کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھیگی، اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانیوالی آفتیں ظاہر ہونگی، کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے، یہ اسلئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی، اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔۔۔۔۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں، اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں، اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں، وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا، اور اسکی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے، اور وہ چپ رہا، مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جسکے کان سننے کے ہوں سنے، کہ وہ وقت دور نہیں، میں نے کوشش کی، کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں، پر ضرور تھا، کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

آپ کے اس اعلان کے بعد خدا تعالیٰ نے مختلف عذاب نازل کئے، کبھی زلزلے آئے، کبھی وبائیں پھیلیں، اور کبھی کسی اور عذاب کے ذریعہ سوئی ہوئی دنیا کو جھنجوڑا گیا، اور ابھی یہ سلسلہ منقطع نہیں ہوا، اور نہ منقطع ہوگا، جبتک کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر پوری نہ ہولے۔ پس خوف کا مقام ہے۔ کاش! کوئی صاحب بصیرت عبرت حاصل کرے۔ اب امن اور سلامتی کی راہ صرف یہی ہے، کہ اسلام کے اصولوں کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنایا جائے، اور خدا تعالیٰ کے فرستادہ کی باتوں پر کان دھرا جائے، ورنہ اور کوئی تدبیر حقیقی امن کی ضامن نہیں ہو سکتی۔

قرآن مجید اور صحف انبیاء کو کھولکر پڑھو، کیا خدا تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہ سنت نہیں رہی، کہ وہ عذاب اسی

وقت نازل کرتا ہے، کہ جب اسکے کسی رسول کی تکذیب کی گئی ہو، اسے جھٹلایا گیا ہو، اور اسکی باتوں سے ہنسی اور تمسخر کیا گیا ہو۔ پھر اب یہ اسقدر ہیبتناک عذاب کیوں نازل ہو رہے ہیں۔" اے غافلو! تلاش تو کرو، شاید کہ تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم کیا گیا ہو جسکی تم تکذیب کر رہے ہو۔"

انعامی مضامین | سابقہ اعلانوں کے مطابق اس پرچہ میں دو انعامی مضامین درج ہونے تھے، مگر بعض ناگزیر حالات و وُجوہ کی بناء پر ابھی تک انعامی مضامین پر ججوں کا فیصلہ صادر نہیں ہوا۔ اسلئے اس پرچہ میں یہ مضامین درج ہونے سے رہ گئے۔ انشاء اللہ فیصلہ کے بعد جو مضمون شرائط کے مطابق اعلیٰ ہونگے وہ رسالہ میں شائع کئے جائینگے۔ جو مضامین موصول ہوئے ہیں انکے متعلق کچھ عرض کرنا ہمارے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ کیونکہ یہ منصفوں کا کام ہے، کہ وہ ان پر رائے زنی کریں، مگر ہم اسبات کے اظہار سے رُک نہیں سکتے، کہ احباب نے اس علمی مقابلہ میں اس سرگرمی سے حصّہ نہیں لیا، جسکی ایک علمی جماعت سے توقع تھی۔ "تحریک احمدیت کے قیام کی ضرورت اور مقصد" پر وقتِ مقررہ کے اندر صرف سات مضامین موصول ہوئے، جن میں سے بعض بالکل نو آموزوں کے تھے، لیکن دوسرے عنوان یعنی "حضرت مسیح موعود علیہ السلام بطلِ اسلام کی حیثیت میں" پر صرف ایک ہی مضمون آیا۔ پہلے مضمون کے پرچے ججوں کی خدمت میں بھیجدیئے گئے ہیں۔ لیکن دوسرے مضمون کیلئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے، کہ اس پر مقابلہ کی تاریخ میں ۱۵ اگست تک توسیع کر دی گئی ہے۔ جو دوست اس میں حصّہ لینا چاہیں، وہ ہمیں جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ مقالہ نویسوں کو یہ بات مدِّ نظر رکھنی چاہیئے، کہ اس مضمون کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے کے متکلّمین اسلام اور آپ کے ہمعصر مصنّفوں اور مختلف اصلاحی تحریکوں کے علمبرداروں کا مقابلہ کے طور پر مناسب رنگ میں ذکر آنا لازمی ہے۔ مضمون پوری تحقیق سے لکھا ہُوا ہونا چاہیئے، انعام حاصل کرنے کیلئے علاوہ اوّل رہنے کے اسّی فیصدی نمبر حاصل کرنا ضروری ہے؛

مثبت یا منفی

(از جناب پروفیسر محمد اسلم صاحب ایم۔اے گورنمنٹ کالج لاہور)

مذہب میں اور عام علوم میں پختہ اور وزنی بات، ایسی بات جس کا کچھ نتیجہ مرتب ہونی ہے، جو مثبت ہو، جس میں کسی حقیقت پر اصرار کیا گیا ہو، اور محض یہ نہ کہا گیا ہو، کہ بات یوں نہیں ہے، بلکہ یہ کہا گیا ہو، کہ بات یوں ہے۔

مَیں مثبت اور منفی کی اصطلاحات کو کسی فلسفیانہ بحث میں الجھانا نہیں چاہتا، میں خوب جانتا ہوں، کہ ایک مثبت بیان کو منفی طریق پر ڈھالا جا سکتا ہے، اور منفی بیان کو مثبت طریق پر ڈھالا جا سکتا ہے، اور اس طرح مثبت اور منفی کا امتیاز ہی اُڑا یا جا سکتا ہے، لیکن یہ ایک منطقی مشغلہ ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں، مثبت اور منفی کا ایک عملی اور روزمرہ کا مفہوم ہے، اور اس مفہوم کے لحاظ سے مثبت بیان بہر حال مثبت ہے، اور منفی منفی۔

Digitized by Khilafat Library

اس تمہید کے بعد میں نہایت اختصار سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں، کہ اسلام کی تعلیم ہر لحاظ سے ایک مثبت پہلو لئے ہوئے ہے، اور اس کے مقابلہ میں ہر تعلیم کچھ نہ کچھ منفی پہلو اختیار کرنے پر مجبور ہے، ورنہ اس کی کوئی امتیازی حیثیت ہی نہیں رہتی۔ سب سے پہلے عقیدہ وجودِ باری کو لیجئے، اسلام کہتا ہے، خدا موجود ہے، اور

اس کی یہ یہ صفات ہیں، اسلام کے مقابلے میں دہریئے ہیں، کچھ فلسفی ہیں، کچھ اہلِ مذہب ہیں، سب کے سب انکار پر کھڑے ہیں، کسی کا انکار زیادہ ہے، اور کسی کا کم، ہر تعلیم جو اس بارے میں اسلام سے مختلف ہے، اس کی بنیاد کسی نہ کسی انکار اور نفی پر ہے، اُس کا امتیاز اسی سے ہے، کہ وہ انکار پر کھڑی رہے، دہریت ہے، جو خدا کے وجود کی منکر ہے، یا اس کے متعلق لاعلمی کا اظہار کرتی ہے، کچھ فلسفی ہیں جو خدا تعالےٰ کی کئی بڑی بڑی صفات کا انکار کرتے ہیں، بعض خدا کی قدرت کے منکر ہیں، بعض اس کے علم کے منکر ہیں، بعض اس کے سمیع ہونے میں شک کرتے ہیں، بعض اس کے تکلّم کے منکر ہیں، کچھ اہل مذہب ہیں، جو اسلام سے مختلف تعلیم دیتے ہیں، مثلاً عیسائی ہیں، آریہ ہیں، برہمو ہیں، سب کے سب کسی نہ کسی صفت کے منکر ہیں۔

اس کے بعد انبیاء کو لیجئے، خدا تعالےٰ کا ظہور اور خدا تعالےٰ اور اس کی صفات کا علم انبیاء کے ذریعہ ہوا ہے۔ انبیاء پر خدا تعالےٰ نے اپنے کلام کی سفید اور چمکتی ہوئی روشنی اتاری، اور پھر ان کے چہروں سے اس روشنی کا انعکاس ہوا، اور ہم نے بھی گویا اس طرح خدا کو دیکھا۔ جو خدا کو مانتا ہے، اس کے لئے انبیاء کا ماننا ضروری ہے، پس خدا نے اپنا وجود منوانے کے لئے یہی ایک پیمانہ رکھا، کہ نبیوں کو مانا جائے، جو کسی ایک نبی کو نہیں مانتا، وہ خدا کے نور کے کسی ایک انعکاس کا منکر ضرور رہے، چنانچہ صرف اسلام نے ہی یہ تعلیم دی ہے کہ سب نبیوں کو مانو، نوحؑ کو، ابراہیمؑ کو، موسےٰؑ کو، عیسےٰؑ کو، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو، اور آپؐ کے بعد آپؐ کی اُمّت میں آنیوالے نبیوں کو مانو، ان کو بھی مانو، جن کا ذکر قرآن شریف میں نام لیکر ہوا ہے، اور ان کو بھی مانو، جن کا ذکر اگرچہ قرآن شریف میں نہیں ہے لیکن انکی صداقت کا ثبوت تاریخ دے

Digitized by Khilafat Library

رہی ہے۔

اسلام کے مقابلے میں اور تعلیموں کو لیجئے، ہر تعلیم کا امتیاز یہ ہے، کہ وہ کچھ نہ کچھ انکار کروانا چاہتی ہے، یا وہ سچائی کے کسی حصّے کے متعلق لاعلمی ظاہر کرتی ہے اور لاعلمی کو اپنے امتیازات میں داخل کرتی ہے، یہودیت موسیٰؑ کے بعد اور اسرائیل کے علاوہ کسی پیغمبر اور کسی نبی کو جانتی ہی نہیں۔ عیسائیت سمجھتی ہے، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی رہنمائی سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ ہندو مذہب سمجھتا ہے، کہ خدا نے آریہ ورت کے سوا دُنیا کے کسی اور حصّہ کی طرف توجہ نہیں کی۔ گو موجودہ زمانے میں ہندو اپنی ضمیر سے مجبور ہو کر یہ سمجھنے اور کہنے لگے ہیں، کہ دوسرے ممالک میں اور دوسری قوموں میں بھی نبی آئے ہیں، لیکن ان کی مذہبی تعلیم میں دُنیا کے دوسرے روحانی پیشواؤں کے متعلق اس قدر بے خبری اور بے تعلقی پائی جاتی ہے، کہ ہندو مذہب کا عملی امتیاز یہی ہے، کہ ہندوستان میں پیدا ہونے والے پیغمبروں کے سوا کسی کو نہ مانا جائے، کم از کم عرف عام میں ہندو ابھی تک اسی انکار سے ممتاز ہیں۔ اگر ان میں بعض اس خیال کے لوگ بھی پیدا ہو رہے ہیں، کہ دوسرے پیغمبروں کو بھی ماننا چاہیئے، تو افسوس ہے، کہ وہ اپنی آواز کو کافی مؤثر نہیں بنا سکے۔

لیکن اسلام کو دیکھئے، سب پیغمبروں کو ماننا جزوِ ایمان قرار دیتا ہے۔ کوئی مسلمان مسلمان نہیں رہ سکتا، جب تک کہ وہ سب کو نہ مانے۔ اگر ایک کو بھی چھوڑتا ہے، تو وہ مسلمانی کے معیار سے نیچے گر جاتا ہے، اور مسلمان نہیں رہتا، اس لئے ایک مسلمان کو کسی جگہ ندامت نہیں اٹھانی پڑتی، مسلمان پر تنگدلی کا الزام نہیں لگایا جا سکتا، اگر وہ یہودیوں کی مجلس میں ہو، اور وہاں اسرائیلی نبیوں کے متعلق عقیدت کا اظہار ہو رہا ہو

تو وہ کہہ سکتا ہے، کہ ہاں مَیں بھی اس صداقت کو ماننے والا ہوں، مَیں بھی اس عقیدت میں شامل ہوں۔ اگر کسی مجلس میں حضرت عیسیٰؑ کی شان بیان ہو رہی ہو، تو ایک مسلمان کہہ سکتا ہے، کہ مَیں بھی اس بزرگ ہستی کو من جانب اللہ مانتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں، کہ حضرت عیسیٰؑ بھی خدا کے برگزیدہ نبیوں میں سے ایک تھے، اور مَیں بھی اُن کے احترام میں شامل ہوں، اسی طرح ایک مسلمان ہندوؤں کی مجلس میں بیٹھکر یہ کہہ سکتا ہے، کہ ان بزرگوں کو، جن کو یہ بزرگ سمجھتے ہیں، اور جن کے لئے ہندوستان کے کروڑوں انسانوں کے دلوں میں محبت اور عقیدت کے جذبات کا موجود ہونا اُن کی صداقت کا ثبوت ہے، مَیں بھی ان کی دل سے عزّت کرتا ہوں، اور اب جبکہ مجھ پر بھی تاریخ نے ان کی سچائی کو واضح کر دیا ہے، مَیں بھی ان پر دل سے ایمان لاتا ہوں، مسلمان کسی بڑی سچائی کا انکار نہیں کرتا، اس کا مذہب مثبت ہے، نفی نہیں سکھاتا۔

Digitized by Khilafat Library

ہمارے زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اُمتی، آپؐ کے شاگرد، آپؐ کے غلام، اور آپؐ کے نائب ہو کر، نبوّت کے مقام پر فائز ہوئے۔ اثبات کا وہ پہلو جو اسلامی تعلیم کا طرۂ امتیاز تھا، آپ کے ذریعہ پھر ظاہر ہؤا۔ مثلاً آپ نے آکر بتایا، کہ خدا تعالےٰ کی صفتِ تکلّم بند نہیں ہوئی، بلکہ جاری ہے۔ آپ کے مخالفوں نے، ہاں ان مخالفوں نے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے، اور اسلامی تعلیم کے حامل سمجھتے تھے، اس بات سے انکار کیا، اور اسلام کے ایک عالیشان مثبت دعویٰ پر پردہ ڈال کر اسلام کو کمزور کیا، ایسے مثبت دعوےٰ پر پردہ ڈالا، جو متردّد فلسفیوں کو لاجواب کرنے والا اور ہر مذہب کو زندگی دینے والا تھا، آپ نے آکر

بتایا، کہ نبوّت جو انسان کے اُس تعلّق کے لئے جو اُسے خدا تعالےٰ سے ہو سکتا ہے، ایک معراج ہے، بند نہیں، بلکہ جاری ہے۔ آپ کے مخالفوں نے محض آپ کی مخالفت سے اندھے ہو کر یہ کہا، کہ نہیں بند ہے، اور بند کہکر خدا تعالےٰ کی صفت تکلّم سے کسی نے تھوڑا کسی نے زیادہ انکار کر دیا، کسی نے تھوڑا کسی نے زیادہ میں اس لئے کہتا ہوں، کہ مجھے معلوم ہے، کہ بعض ایسے بھی ہیں، جو تکلّم کے پُورے مُنکر نہیں، ان کو ایسے تکلّم سے انکار ہے جو نبوّت کے درجہ کا ہو۔

بہر حال آپ کے سب مخالف اس امر میں نفی پر قائم ہیں، اور آپ اثبات پر۔ حالانکہ آپ کے مخالفوں کو سوچنا چاہیئے، کہ ایسی تاریکی کے زمانے میں جو اس وقت مسلمانوں پر اور دوسروں پر طاری ہے، اغلب ہے، کہ کوئی سخت فتور عقاید میں، اعمال میں، اور لوگوں کے فہموں میں پڑ چکا ہو، پھر وہ ایسے دلائل میں اپنے فہموں کو غلطی سے پاک سمجھتے رہے انہوں نے یہ نہ سوچا، کہ اگر یہ شخص، جیسا کہ یہ دعوےٰ کرتا ہے، خدا کی طرف سے ہے، اور احیاء اسلام کی غرض سے خدا نے اسے بھیجا ہے، تو ہم صرف یہ دیکھ لیں، کہ آیا سچائی کی علامتیں اس میں پائی جاتی ہیں یا نہیں، اگر سچائی کی علامتیں پائی جاتی ہیں، تو پھر اسے بعض مسائل کے تابع کرنے کے کیا معنے؟ اگر یہ سچّا ہے، تو ہر مسئلہ جس کی وجہ سے ہم تردد میں پڑے ہوئے ہیں، اسی طرح سمجھنا چاہیئے، جس طرح یہ بیان کرتا ہے، پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السّلام سچے ہیں، اور اپنے آپ کو نبی کہتے ہیں، تو یقیناً نبوت جاری ہے، یعنے اس قسم کی نبوت جس کا آپ کو دعوےٰ ہے۔ اسی طرح اور مسئلوں کو بھی سمجھا جانا چاہیئے۔ ہم اپنے فہم اور استدلال میں غلطی کر سکتے ہیں، بلکہ جو تاریکی اس زمانے میں ہے، اس کے لحاظ سے اغلب ہے، کہ ہم بہت سی باتوں

میں سخت غلطی خوردہ ہوں۔ پس ہمارے لئے یہ آسان ہے، کہ ہم یہ دیکھ لیں، کہ جو مامورت کا مدعی ہے، اور چاہتا ہے، کہ ہم سب کو ایک دفعہ پھر خدا اور اس کے رسُول کے نام پر اکٹھا کرے، آیا یہ شخص سچّا ہے، یا نہیں؟ اگر یہ سچا نہیں، تو مسائل کو ہم اپنی عقل اور فہم کے مطابق جس طرح چاہیں مانیں، لیکن اگر یہ سچّا ہے، تو بخدا سب مسئلے اسی طرح ہیں جس طرح یہ سمجھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اسلامی تعلیم کے اس مثبت پہلو کو نہایت شاندار طریق سے نمایاں کیا، جو دوسرے مذہبی پیشواؤں کے متعلق ہے، اور جس کے رُو سے آپ نے مسلمانوں کو وسعت عقیدہ کے لحاظ سے ایک ایسے مقام پر کھڑا کر دیا، کہ کوئی دوسری مذہبی تعلیم، کوئی دوسرا مذہب اور کوئی دوسرا فلسفہ وہاں تک نہیں پہونچ سکتا، آپ نے قرآنی تعلیم کے عین مطابق خدا سے علم اور روشنی پاکر، اپنی ضمیر سے مطمئن ہو کر اس بات کا اعلان کیا، کہ ہندوستان کے قدیم مذہبی پیشوا جنہوں نے خدا کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کیا، اور جن کو عظیم الشان قبولیت حاصل ہوئی، یقیناً خدا کی طرف سے تھے، اب بھی اگر ہمارے ملک میں مذہبی بردباری کا فقدان ہے، تو اس کی ذمہ داری ان تعلیموں پر ہے جو اپنی عقیدت سے دوسرے مذہبی پیشواؤں کو خارج کرتی ہیں، اس کی ذمہ داری اسلام یا مسلمانوں پر نہیں۔ اسلامی تعلیم کا یہ مثبت پہلو جس کی وجہ سے ہر مسلمان کی گردن اُونچی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے آکر بیان کیا۔

Digitized by Khilafat Library

آپ نے اور بھی کئی مثبت پہلو بیان کئے، مثلاً دُعا قبول ہوتی ہے، معجزات ایک حقیقت ہیں، قرآن شریف میں ربط ہے، اس کے مضامین آیات اور الفاظ کے

آگے پیچھے ہونے میں بھی حکمت ہے، ملائکہ کا وجود یقینی ہے، خدا کی سب صفات جاری ہیں، اور کوئی ایک بھی ایسی نہیں جو معطّل ہوگئی ہو، اسلامی تمدّن کا ہر جزو دنیا کے لئے ضروری ہے، قرآن شریف کی ساری تعلیم ہمیشہ کے لئے ہے، وغیرہ وغیرہ۔
آپ کے مخالفوں نے اس میں سے کسی نہ کسی بات کا انکار کیا، یا کسی بات کے کسی ایک حصّے کا انکار ضرور کیا، اور اس طرح خدا تعالےٰ نے آپ کو اثبات پر اور آپ کے مخالفوں کو نفی پر قائم کیا۔

Digitized by Khilafat Library

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت آپ کے بعد بھی ہر معاملہ میں خدا کے فضل سے مثبت پہلو اختیار کرتی ہے۔ بڑا امر جو اس وقت آپ کی جماعت کو دوسروں سے ممتاز کرنے والا ہے، یہ ہے، کہ اس جماعت نے اصل اسلامی لیڈر شپ یعنے خلافت کو از سر نو زندہ کیا ہے۔ مسلمان شرمانے لگے تھے، اور سمجھنے لگے تھے، کہ گو اسلامی لیڈرشپ کی اصل مثال خلافت ہی ہے، لیکن اب ہمیں خلیفے کہاں سے ملتے ہیں، ٹرکی والوں نے اپنے سلطانوں کو سچے خلیفے نہ پاکر خلافت سے ہی انکار کر دیا۔ عام مسلمانوں نے اپنی بنائی ہوئی خلافت کو پنپتے نہ دیکھکر خلافت سے انکار کر دیا، احمدی کہلانے والے ایک فریق نے ایک خلیفہ کی اطاعت کر کے دوسرے خلیفہ سے عداوت کی وجہ سے خلافت سے انکار کر دیا۔ ان سب کے مقابلہ میں ایک جماعت احمدیہ قادیان ہے، جو مثبت مقام پر کھڑی ہے، اور کہتی ہے، کہ خلافت مومنوں اور صالحین سے خدا کا سچا وعدہ ہے، اور اس زمانے میں بھی اس کا نمونہ موجود ہے۔ پھر یہی نہیں تمدّن اور سیاست میں بھی جماعت احمدیہ ایک مثبت پہلو کو اختیار کئے ہوئے ہے، اسلامی تمدّن کے کئی جزئیات کے خود مسلمان منکر ہو رہے ہیں، اسلامی تعلیم کہتی ہے

کہ سود بُرا ہے، لیکن بعض لوگ کہتے ہیں، کہ سود بُرا نہیں ہے، اسلامی تعلیم ہے کہ پردہ اسلامی تمدّن کا حصّہ ہے، لیکن پڑھے لکھے مسلمان قول اور عمل سے اس بات کا اعلان کرتے ہیں، کہ پردہ اسلامی تمدّن کا حصّہ نہیں ہے۔ اسلامی تعلیم ہے، کہ حکومت وقت سے وفاداری اور تعاون کرو، لیکن بعض مسلمان کہتے ہیں، کہ نہ کرو، ان سب امور میں جماعت احمدیہ مثبت پہلو پر ہے، اور اس کے مخالف منفی پہلو پر۔ اسی طرح سیاسیات میں، تعلیم میں، تجارت میں، جماعت احمدیہ کے پروگرام اور جماعت احمدیہ کی سکیمیں مثبت ہوتی ہیں، اور دوسروں کی منفی۔ جماعت احمدیہ کہتی ہے، کہ یوں کرو، لیکن دوسرے ہمیشہ یہی کہتے رہتے ہیں، کہ یوں نہ کرو۔ پس جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تعلیم اور آپ کے نمونہ کے ماتحت بڑے امور میں بھی اور چھوٹے امور میں بھی مثبت پہلو اختیار کرتی ہے، اور یہی حق اور صداقت کا ایک نشان ہے، لیکن دوسرے بالعموم بڑے امور میں بھی اور چھوٹے امور میں بھی منفی پہلو کو اختیار کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library

موجودہ حالات میں ہندوستانی مسلمانوں کیلئے راہِ عمل

Digitized by Khilafat Library

(از جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے)

مسلمانانِ ہند کا سیاسی مستقبل مخدوش ہے، اور اس کی وجوہات حقیقی اور خطرات واقعی قابلِ غور ہیں۔ خطرہ کی بڑی وجہ یہ ہے، کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی اقلیت ہے، اور مسلمانوں کی اس وقت صحیح تعداد کل آبادی کا ۲۵ فیصدی ہے یہ ہم تسلیم کرتے ہیں، کہ ہمارے مقابل کا گروہ بھی متفق اور متحد نہیں ہے۔ پھر ہندوستان میں ہندوؤں کے علاوہ انگریز لوگ ہیں، ان لوگوں کے متعلق کوئی سیاسی وجہ نہیں ہے، کہ مسلمانوں کی مدد کریں۔ باقی رہا اخلاقی ذمہ داری کا احساس، سو یہ صرف ایک حد تک اور طاقت کے مطابق ہوتا ہے۔ جب سیاسی مفاد اور اخلاقی ذمہ داری کا تقابل ہو، تو اکثر انسانی طبیعت سیاسی مفاد کو ترجیح دیتی ہے۔ ایسی صورت میں مسلمانوں کو چاہیئے، کہ صرف اپنے زورِ بازو پر بھروسہ رکھیں، اور اس خیال کو دل سے بالکل نکال دیں، کہ کوئی دوسری قوم مسلم یا غیر مسلم ان کی مدد کرے گی۔ دیگر ممالک

مسلمانوں سے مدد کا خیال اوّل تو موہوم ہے، نہ کبھی ہندی مسلمانوں کی مدد کسی دوسری قوم نے اب تک کی ہے، اور نہ آئندہ توقع رکھنی چاہیئے۔ نیز ہندوستان کی سیاست کے عقدہ کو حل کرنے کے لئے دیگر مسلمان قوموں سے استمداد ایک قسم کی قومی غدّاری بھی ہے، جس سے مسلمانوں کو بچنا چاہیئے۔

یہ عرض کیا جا چکا ہے، کہ مسلمان ہندوستان میں اقلیت میں ہیں۔ اگر اس دائرہ کو اور وسیع کیا جائے، اور تمام ایشیاء کو شامل کیا جائے، تو مسلمان ایشیا میں بھی اقلیت میں ہیں۔ اور چونکہ ہندو مذہبًا ایک مشرک قوم ہے، اس لئے حقیقۃً ان کا کوئی مذہب نہیں، اور بعید نہیں، کہ یہ لوگ سیاسی مفاد کے لئے رُوس کے دہریوں یا چین، جاپان اور دیگر مشرقی ممالک کے بُدّھوں سے مل جائیں۔ چنانچہ اس قسم کے خیالات کا ہندوؤں کی طرف سے اظہار بھی ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے اگر ہندوستان کے قضیہ کے فیصلہ کے لئے دیگر ایشیائی ممالک سے استمداد کا سوال پیدا ہوا، تو میری رائے میں ہندوؤں کو مسلمانوں کی نسبت زیادہ مدد ملنے کا موقع ہے، جس کا نتیجہ پھر وہی ہوگا، جو پہلے ہوا۔ یعنی کوئی دوسری قوم ہندوستان کی مالک ہو جائے گی، اور ہندی خواہ مسلمان ہوں یا ہندو، پھر غلام کے غلام رہ جائینگے۔ اسی طرح اگر دائرہ مزید وسیع کیا جائے، اور تمام دُنیا کو ایک دائرہ قرار دیا جائے۔ تو بھی حالات خوش کن نہیں ہیں، کیونکہ فی زمانہ امریکن ممالک میں ہندو کثرت سے آباد ہیں، اور قریبًا ایک صدی سے ہندو پراپیگنڈسٹ امریکہ اور یورپ میں اپنی تبلیغ کر رہے ہیں، اس لئے عمومًا امریکن اور دیگر مغربی اقوام ہندو تمدن اور تہذیب کو اسلام پر ترجیح دیتے ہیں۔ یہ مسلمانوں کی اپنی سیاسی غلطی تھی، کہ

انہوں نے فریضۂ تبلیغ کو ترک کر دیا۔ جماعت احمدیہ جو اِن بلاد میں اسلامی نقطۂ نگاہ تبلیغ کر رہی ہے، اس کو ابھی تک اپنے وطن میں بھی مسلمانوں کے ہاتھوں سے امن وچین حاصل نہیں۔ لیکن موجودہ پوزیشن یہ ہے، کہ ہندو مبلّغ بلاد غربیہ میں مختلف صورتوں میں اپنا کام کر رہے ہیں، اور ان کا ایک وسیع اثر قائم ہو چکا ہے، جس سے آنکھیں بند رکھنا درست نہیں۔

تعداد کی کمی مردم شماری کے لحاظ سے کوئی ایسی کمزور نہیں، بشرطیکہ دیگر حالات استوار ہوں لیکن مسلمانانِ ہند کی بدقسمتی سے وہ صرف تعداد میں ہی کم نہیں ہیں، بلکہ انسانی زندگی کے باقی تمام شعبوں میں بھی وہ بیحد کمزور ہیں۔ تعداد میں کم ہیں، تعلیم میں پیچھے ہیں، دولت میں کم ہیں، ہندوؤں کی سیاست مسلمانوں سے بہت زیادہ زبردست ہے، اسلامی رہبرانِ قوم بالعموم ہندو سیاسی لیڈروں کی گرد کو بھی نہیں پہونچتے، ملک کی حکومت کم و بیش ہندوؤں کے ہاتھ میں ہی، اور تمام اداروں میں اُوپر سے لیکر نیچے تک انہی لوگوں کا قبضہ ہے۔

یہ حالات اور بھی زیادہ تشویشناک ہو جاتے ہیں، جب ہم یہ دیکھتے ہیں، کہ مسلمان روزانہ انحطاط کی طرف جا رہے ہیں، اور ان کا تنزّل کی طرف میلان ابھی تک رُکا نہیں ہے، بلکہ غور سے دیکھا جائے، تو تنزّل کی رفتار میں ترقی ہے، حتیٰ کہ سمجھدار مسلمان لرزہ بر اندام ہیں، کہ کیا ہونے والا ہے۔ باقی رہی یہ کوشش کہ سیاسی تغیرات کو روکا جائے، تو یہ علاوہ غلط ہونے کے ناممکن بھی ہے۔ اس لئے ایسی بات مسلمانوں کے کسی پروگرام یا خیال میں بھی نہیں آنی چاہیئے۔

ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے فکر پیدا ہوتا ہے، کہ مسلمانوں کے لئے

راہِ نجات کیا ہے؟ مسلمانوں کو بحیثیت مسلمان ہونے کے صرف یہی نہیں سوچنا چاہیئے کہ ان حالات میں ان کو کامیابی کے لئے کونسا طریق اختیار کرنا چاہیئے، بلکہ اس بات کو بھی سوچنا چاہیئے، کہ وہ کونسا طریق ہے، جس سے مسلمانوں کو نہ صرف خود نجات حاصل ہو، بلکہ ہندوؤں کو اور ہندوستان کی دیگر اقوام کو بھی فائدہ پہونچے۔ اسلام نے ہمسائے کا حق رکھا ہے، قرآن شریف نے ہمسایہ اور ساتھی اور ہمسفر کے حقوق پر بہت زور دیا ہے۔ اور محمد عربی فداہ ابی و امی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس خدا کی طرف سے آیا، اور ہمسایہ کے حقوق پر اس قدر زور دیا اور بار بار دھرایا، اور تاکید کی، کہ مجھے خیال ہوا، کہ اللہ تعالےٰ شاید ہمسائے کو وارث قرار دیدے گا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ هُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ۔ یعنے مسلمان ایسی قوم ہے، کہ ان کا ہمنشین بھی شقی نہیں ہوتا۔

Digitized by Khilafat Library

ان نصائح اور احکام کی موجودگی میں ہم ایک لمحہ کے لئے بھی ہندو قوم کی بدخواہی کا خیال اپنے دل میں نہیں لا سکتے۔ لیکن اگر ان کی بہتری کے لئے کوشش نہ کریں تو بھی ہم سچے مسلمان نہیں ہونگے۔ اس لئے اس خطرناک زمانہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری تمام سیاسی کوشش اسلامی رُوح اور اسلامی احکامات اور روایات کی روشنی میں ہونی چاہیئے، اور اگر ہم نے ہندوؤں کی طرح سیاسیات میں یورپ کی نیشنلزم کی تتبع کی، تو ہم خَسِرَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةَ کے مصداق ہونگے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے، کہ ان ایّام پُرخطر میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے؟ اور کیا مسلمانوں کے پاس اس قسم کا سامان اخلاقی اور جسمانی موجود ہے، یا نہیں، جس کے

صحیح استعمال سے ان کی زندگی جو ہندوستان میں خطرہ میں ہے، اس سے وہ بچ جائیں؟ ہندوستان میں اس وقت جو پُرامن جنگ جاری ہے، اس سے مسلمانوں کی کامیابی کے لئے اسلام کی تعلیم اگر اسے انسانی اعمال میں ترجمہ کیا جائے، تو مسلمانوں کے لئے نہیں، بلکہ تمام ہندوستان کی نجات کے لئے کافی ہے، اور اس کے لئے مندرجہ ذیل امور کی ضرورت ہے:۔

۱۔ اعلیٰ ترین شخصیت۔ (۲) اعلیٰ ترین نظام۔ (۳) اعلیٰ ترین امامت یعنے لیڈرشپ۔ (۴) عدیم المثال جذبۂ قربانی مالی وجانی۔ (۵) عدیم المثال اخلاق فاضلہ۔ (۶) پُرجوش اور منظّم تبلیغ اسلام اور تبلیغ دیگر مقاصد قومیہ واسلامیہ (۷) توکّل علی اللہ۔

Digitized by Khilafat Library

درحقیقت کثرت وقلّتِ نفوس زیادہ اہم امر نہیں ہے، ایک اعلیٰ قسم کے فولاد کی زنجیر دس گُنا گودڑ کے رسّے سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے، کیونکہ فولاد کے ذرّات گودڑ کے ذرّات سے مضبوط ہوتے ہیں۔ اسی طرح فولاد اپنے ہم وزن گودڑ سے کئی گُنے زیادہ مضبوط ہوتا ہے، کیونکہ فولاد کے ذرّات کی تنظیم اور باہمی پیوستگی گودڑ کی تنظیم اور باہم پیوستگی سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح انسان انسان میں بھی فرق ہے، اور ایک قسم کی تنظیم اور دوسری قسم کی تنظیم میں بھی فرق ہے، یہ مَیں نہیں کہتا، بلکہ قرآن شریف نے خود یہ دعوےٰ فرمایا ہے، کہ جو لوگ تعلیم اسلام پر ایمان لا کر اس پر کاربند ہونگے ان میں کا ایک دیگر اقوام کے دس پر غالب ہوگا اور ایک کمزور مومن بھی اپنے سے دُگنی جماعت پر غالب ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَ اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِّائَۃٌ یَّغْلِبُوْآ اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ ○ (انفال - ۹)

اگر تم میں سے بیس صبر کرنیوالے ہونگے تو وہ غالب آجائینگے دو سو پر، اور اگر تم میں سے سو ہونگے تو وہ کافروں کے ایک ہزار پر غالب آجائیں گے۔ کیونکہ وہ نا سمجھ لوگ ہیں۔

اس میں شک نہیں ہے، کہ اخلاقِ فاضلہ میدانِ جنگ میں ایک قوم کو فائدہ دیتے ہیں، تاہم جنگ ایک مادی چیز ہے، اس میں ایمانداری، قربانی، اور اخلاقِ فاضلہ اس قدر فائدہ نہیں دیتے، جس قدر کہ یہی اخلاق امن کے زمانہ میں تمدنی کشمکش میں فائدہ دیتے ہیں۔ ایک شخص دینی روحانی اور اخلاقی خوبیوں سے ایک قوم کیا ایک دنیا کے دلوں کو فتح کر سکتا ہے، جو ظاہری جنگ میں ناممکن ہے، اور جس کی انتہائی برتری کو قرآن شریف نے دس تک محدود کر دیا ہے، لیکن روحانی اور اخلاقی فتوحات کی کوئی حد بست نہیں، وہ اللہ تعالےٰ کے فضل کی طرح لامحدود ہیں۔ اگر آٹھ کروڑ مسلمان اپنے اخلاقی اور روحانی تفوق سے بقیہ اقوامِ ہند کے دلوں کو فتح نہیں کر سکتے یا تجارت، تعلیم اور تربیتی اور اخلاقی امور میں ان پر غالب نہیں آ سکتے، تو یہ مسلمانوں کا اپنا قصور ہے، نہ کہ تعلیم اسلام کا۔ مسلمانوں کو خطرہ اس بات سے نہیں ہے، کہ ہندوستان میں غیر مسلموں کی تعداد ان سے چار گنا ہے۔ بلکہ ان کے لئے خطرہ اس بات میں ہے، کہ غیر مسلم علوم میں، دولت میں، سیاسی تنظیم میں، قومی قربانی میں اور مناسب حال لیڈروں کے انتخاب اور ان کی اطاعت میں اس زمانہ کے مسلمانوں سے بالا اور برتر ہیں۔ اس وقتی برتری پر تفوق اور غلبہ احیاءِ مسلمین کے لئے ضروری ہے۔ ایک

مسلمان کا اپنی شخصیت میں ادنیٰ ہونا بظاہر اسلامی اور قرآنی ادّعا کے خلاف ہے۔ قرآن شریف کا دعوےٰ تو یہ ہے، کہ اس کی تعلیم بے مثل اور اس سے بے مثل انسان پیدا ہوئے لیکن یہاں حالت اُلٹ اور برعکس ہو رہی ہے، کیونکہ اسلامی اصول کا نہ فہم باقی ہے، اور نہ عمل۔

جو باتیں اوپر بیان کی گئی ہیں، یہ نرا دعوےٰ ہی دعوےٰ نہیں، بلکہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے، کہ فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ اور دوسری جگہ فرماتا ہے، کہ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ۔ یعنی قرآن شریف کی تعلیم لاثانی ہے اور اس میں حکمت کاملہ اور بالغہ پوشیدہ ہے، اور اس کا نتیجہ یہ ہے، کہ اس پر عمل کرنے سے ایسے انسان پیدا ہوتے ہیں جن کا دوسرے انسان مقابلہ نہیں کر سکتے۔ قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں نے اس دعوےٰ کی صداقت کو عملی طور پر بھی ثابت کر کے دکھا دیا۔ انہوں نے صرف یہی نہیں کیا، کہ جنگِ بدر، غزوہ خندق، اور دوسری لڑائیوں کے میدانوں میں اپنے سے کئی گُنا تعداد کو شکست دی، بلکہ ہر ایک قسم کے علوم و فنون اور اخلاقِ فاضلہ میں بھی دوسری اقوام پر غالب رہے۔ اور ان کے وقت میں جو سلطنتِ اسلامیہ قائم کی گئی، وہ تلوار کی طاقت سے نہیں تھی (اور جب تک مسلمان اس راز کو نہیں سمجھتا، اس کی مشکلات حل نہیں ہو سکتیں، اور نہ وہ اپنے کھوئے ہوئے وقار کو واپس لے سکتا ہے) بلکہ اصل وجہ اس کی اسلامی زندگی کی خوبصورتی اور کشش تھی، جو سخت ترین دشمنوں کو بھی اپنا بنا لیتی تھی۔ چنانچہ شام کے عیسائی جو چند دن قبل رومیوں کی طرف سے مسلمانوں سے لڑ رہے تھے، تھوڑے ہی عرصہ میں مسلمانوں کے اخلاق، نیکی اور انصاف پسندی کو دیکھکر ایسے گرویدہ ہو گئے، کہ جب

رومیوں نے اپنے مفتوح ملک کو لینے کے لئے شام پر دوبارہ حملہ کیا، تو شامی اپنے ہم مذہب لوگوں یعنے رومیوں کے خلاف مسلمانوں کی تائید میں لڑنے کے لئے کھڑے ہو گئے، اور علی الاعلان انہوں نے یہ بات کہدی، کہ خدا سے ڈرنے والا اور انصاف پسند مسلمان غدار اور ظالم عیسائی سے بہتر ہے، اس لئے ہم عربوں کا ساتھ دینگے اسی طرح دیگر ممالک میں بھی اسلامی فتوحات اخلاقی اور چال چلن کی فتوحات تھیں تلوار کی فتوحات نہیں تھیں۔

Digitized by Khilafat Library

اس ملک میں ہمارا مقابلہ ہندوؤں سے ہے، اس قوم میں ترقی کے آثار موجودہ زمانہ میں نمایاں ہیں، وہ اپنے پرانے غلط مذہب، غلط تمدن اور غلط سیاست کو چھوڑ رہی ہے، اور نئے نئے اصولوں کو قبول کر رہی ہے، اور اس قدامت پسند قوم میں اس قسم کے تغیرات انسانیت کے لئے مفید ہیں، ہندوؤں میں زندگی کے یہ آثار اس بات کی دلیل ہیں، کہ اللہ تعالےٰ انہیں ترقی دینا چاہتا ہے۔ لیکن ہم دعویٰ اور چیلنج کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں، کہ گذشتہ پچاس سال کے اندر اندر جو تغیر بھی ہندو قوم کے تمدن تہذیب، سیاست اور مذہب میں آیا ہے، وہ واقعہ میں اس بات کا ثبوت ہے، کہ قرآن کریم درحقیقت حکمۃ بالغہ ہے، کیونکہ ہندو قوم میں جو سیاسی یا مذہبی یا تمدنی اصلاحات ہو رہی ہیں، ان میں ایک بات بھی ایسی نہیں دکھائی جاسکتی، جو اسلام کی تعلیم سے باہر یا بالا ہو۔ مثلاً اس زمانہ میں ہندو بتوں کو چھوڑ کر توحید کی طرف رجوع کر رہے ہیں، اور یہ ایک خالص اسلامی مسئلہ اور تعلیم ہے۔ پھر ہندو بار بار یہ اعلان کر رہے ہیں، کہ ذات پات کی تمیز مضر ہے، اور اس کو ملیامیٹ کر دینا چاہیئے، اور یہ بھی اسلامی عقیدہ ہے۔ پھر ہندوؤں کا گذشتہ سالوں میں یہ بھی عمل رہا ہے،

Digitized by Khilafat Library

کہ انہوں نے ایسے مبلغین کو بلادِ خارجہ میں بھیجا، جو یورپین اور امریکن ممالک میں مذہب اور تمدن اور سیاست میں ہندو نقطۂ نگاہ کے ساتھ ان لوگوں کے دل میں موافقت اور ہمدردی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور اس میں بھی انہوں نے اسلامی احکام کی پیروی کی ہے، کیونکہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ لَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ ۔ پھر ان لوگوں نے علوم وفنون کی طرف بھی توجہ کی، اور یہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تعمیل ہے، جو آپ نے فرمایا۔ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّیْنِ، اور قرآن کریم دماغ سے کام لینے کی طرف مسلمانوں کو بار بار توجہ دلاتا ہے، اور عقلمند لوگوں کی یہ تعریف کرتا ہے، کہ وہ زمین اور آسمان کے امور میں غور کرتے رہتے ہیں۔ پھر تمدنی دائرہ میں نکاح بیوگان کا سوال ہے، ہندو لوگ اس کے سخت مخالف تھے، لیکن اب اس پر اس قدر زور دے رہے ہیں، کہ اس معاملہ میں مسلمانوں کو بھی پیچھے چھوڑ رہے ہیں۔ اسی طرح وراثت کی تقسیم کا مسئلہ ہے، ہندوؤں کی طرف سے اب زور دیا جاتا ہے، بلکہ قانون ساز مجالس میں بل پیش کئے جا رہے ہیں، جن سے لڑکیوں کو لڑکوں کی طرح وراثت میں شریک قرار دینا مقصود ہے، اور یہ بھی اسلامی تعلیم ہے۔ تعدد ازدواج کے وہ ابھی قائل نہیں ہوئے، اور اس کی وجہ یہ ہے، کہ ان کی ایک آنکھ یورپ کی طرف ہے، اور ایک اسلام پر لگی ہوئی ہے، مگر جب اسلامی ممالک نے ذرہ بھی ترقی کی طرف قدم بڑھایا، تو یورپین خیالات کا طلسم ٹوٹنے کے بعد تعدد ازدواج کے بارہ میں بھی ہندو لوگ اسلامی تعلیم اور اسلامی نقطۂ نگاہ کی طرف آجائیں گے۔ پھر ممانعت اور بندش شراب کے بارے میں ہندو راہنماؤں کا غیر معمولی زور دینا اس بات کا ثبوت ہے، کہ ان لوگوں کی نظر میں لفظاً اور

Digitized by Khilafat Library

معناً قرآن شریف پر عمل کرنا ضروری ہے، گو ظاہر ہیں وہ اسلام کے خلاف ہوں۔ اسی لئے اس زمانہ کے مصلح نے کہا ہے ؎

دل ہمارے ساتھ ہیں گو مُنہ کریں بَک بَک ہزار

یہ لوگ عملی رنگ میں اسلام کو اپنی زندگی کا معیار بنا رہے ہیں، گویا اسلام کو ہندوستان میں روحانی رنگ میں فتح ہو چکی ہے، صرف کمی اس بات کی ہے، کہ قرآن شریف کے حکم کے مطابق مسلمان کوئی ایسی سوسائٹی یا جماعت پیش نہیں کر سکتے، جو اسلام کا اصل نمونہ ہو، اور جس میں وہ مقناطیسی قوت پائی جاتی ہو، جو قرونِ اُولے کے مسلمانوں میں پائی جاتی تھی، اور اس کے بغیر ہم ہندوؤں کو مؤثر رنگ میں اسلام کی دعوت نہیں دے سکتے۔ کیونکہ جب تک ہم عملاً ان کی سوسائٹی سے بہتر سوسائٹی قائم نہ کریں، ہم کیونکر ان کو دعوت دے سکتے ہیں، کہ تم ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ، خصوصاً جبکہ اسلام کے قیمتی اصولوں کو وہ اپنی سوسائٹی میں رہ کر بھی مان سکتے ہیں۔ کم از کم وہ اس خیال سے تسلّی پا سکتے ہیں، کہ ہم نے اپنی قدیم سوسائٹی میں رہتے ہوئے اسلام کی اچھی باتوں کو لے لیا ہے۔

اسلام کی تعلیم کے ماتحت مسلمانوں کا ہر ایک فرد ہندو افراد سے بالا ہونا چاہیئے وہ اپنی شخصیت میں بالا ہونا چاہیئے، اور اپنے اخلاق میں بالا ہونا چاہیئے۔ پھر خلافت اسلامیہ کے اصول کے ماتحت مسلمانوں کی تنظیم ہونی چاہیئے، جس سے بالا اور کوئی سیاسی تنظیم نہیں۔ یہ افرادِ جماعت کے حقوق کی حفاظت کے لحاظ سے یورپین اقوام کے جمہوری نظام سے اعلیٰ ہے، اور قوتِ عمل اور قومی مفاد کی حفاظت کے لحاظ سے ڈکٹیٹر شپ سے بہتر ہے۔ یہ ہماری خوش فہمی ہی نہیں، بلکہ ایک حقیقت ہے کہ خلافت

اسلامی کے مطابق جو سیاسی تنظیم ہوتی ہے، وہ واقعی تمام قسم کے سیاسی نظاموں سے بہتر اور برتر اور بہت زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔ کیونکہ موجودہ زمانے کے سیاسی حالات اور واقعاتِ عالم نے یہ ثابت کر دیا ہے، کہ سرعتِ عمل اور دیگر بعض ضروری حاجات کے پیش نظر اختیارات کا ایک مرکزی جگہ میں جمع ہونا اور جمع کیا جانا ضروری ہے۔ اس سے انتخابِ امامت اور اطاعت کا سوال بھی حل ہو جاتا ہے، قرآن شریف فرماتا ہے، کہ سب سے زیادہ متقی اور عالم باعمل اور عقلمند شخص کو اپنا امیر انتخاب کرو۔ اور بعد انتخاب مسلمانوں کے لئے اطاعت کا معیار قرآن کی تعلیم اور اسلامی شریعت کے مطابق صرف سمعًا و طاعتًا ہے۔ کیا اس خطرہ کے وقت میں بھی مسلمانوں کے لئے ممکن نہیں ہے، کہ وہ اسلامی قانون اور سلف صالحین کی روایات اور عمل کے مطابق آٹھ کروڑ آدمی ایک ہاتھ پر جمع ہو جائیں، اور ید اللہ فوق الجماعۃ کے حکم کے ماتحت اللہ تعالیٰ کے سایہ میں آجائیں۔ اور دنیا کو دکھلا دیں، کہ اسلام ایک صحرا نہیں ہے، جس کو ہوائیں اُڑائے پھرتی ہیں، بلکہ یہ ایک غیر متزلزل پہاڑ ہے، جس کو کوئی چیز اپنی جگہ سے حرکت نہیں دے سکتی۔

Digitized by Khilafat Library

جب اس طرح سے اسلامی سوسائٹی کا ایک ڈھانچہ قائم ہو جائے، تو اس وقت اس جماعت کے اغراض و مقاصد کی ترقی کے لئے اور مدمقابل جماعتوں کے زور کو توڑنے کیلئے مسلمانوں کو چاہیئے، کہ وہ دیگر جماعتوں سے مالی اور جانی قربانی میں سبقت لے جائیں۔ اور یہ مسلمانوں کے لئے آسان ہے، بلکہ میرا یہ عقیدہ ہے، جس کی بنا لمبے تجربہ پر قائم ہے، کہ اس گئے گذرے زمانے میں بھی مسلمان کے طبقۂ عامہ میں جس قدر جانی اور مالی قربانی کا مادہ موجود ہے، وہ کسی اور قوم یا مذہب میں نہیں پایا جاتا۔ لیکن

افسوس یہ ہے، کہ مسلمانوں کے اس جذبۂ ایثار کے ساتھ بیوقوف اور بد دیانت لوگ لیڈری کا لباس پہنکر قریبًا ایک سو سال سے کھیل رہے ہیں، کبھی دھوکوں سے اور کبھی سبز باغ دکھانے سے، کبھی ترقی تعلیم کے نام پر اور کبھی حجاز ریلوے کے نام پر، کبھی خلافت ترکیہ کے نام پر، اور کبھی تحریک ہجرت کے نام پر، اور کبھی تحریک احرار کے نام سے ان سے لکھوکھا روپیہ وصول کیا گیا اور ضائع کیا گیا۔ اسی طرح جانی قربانی کے رنگ میں بھی ان پر وقتًا فوقتًا تباہی لائی گئی۔ یہ سلسلہ ایک لمبے عرصہ پر پھیلا ہوا ہے اور اب تک جاری ہے، اور تحریک خاکسار بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی نظر آتی ہے، مگر افسوس ہے، کہ قریبًا ہر قومی تحریک میں مسلمانوں کے لیڈر بعد میں غولِ راہ ثابت ہوئے، جو اِن کے مال اور جان کو تباہ کر کے خود غائب ہو گئے، اور بعد میں اتنی بھی خبر نہ لی، کہ ان کے متّبعین پر کیا کیا مصائب آئے۔ مسلمانانِ ہند کی گذشتہ پچاس سالہ تاریخ ایک دردناک کہانی ہے، جس کے تصوّر سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں، اور آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ہمارے ہاتھ میں اس کا کوئی علاج نہیں۔

اس تصوّر سے جو دل میں درد پیدا ہوتا ہے، اس کو تسکین دینے والی صرف ایک یہی بات ہے، کہ زخم رسیدہ اور شکست خوردہ مسلمانوں کا طبقہ عامہ اتنے لمبے اور تلخ اور مایوس کن تجربہ کے بعد بھی ہر ایک نئے لیڈر کی پکار پر لبّیک کہنے کے لئے اب بھی تیار ہے۔ اگر دنیا کی دوسری کسی قوم کو اس سے ہزارواں حصّہ کم بھی دھوکا دیا جاتا تو وہ اپنے لیڈروں سے اس قدر بدظن ہو جاتے، کہ پھر کبھی ان پر بھروسہ نہ کرتے لیکن اسلامی رُوح سے جو قربانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، یہ اس کی برکت ہے، کہ مسلمان اب بھی اپنے لیڈروں کی اطاعت اور پیروی کرنے کے لئے تیار ہیں، اور نہ مال قربان کرنے

سے دریغ کرتے ہیں، اور نہ جان قربان کرنے سے۔ بلکہ میرا تو یہ خیال ہے، کہ مسلمانوں میں گمراہ کن لیڈر اسی لئے زیادہ پیدا ہوئے، کہ مسلمان قربانی کے لئے بہت جلد تیار ہو جاتا ہے، اور اپنے لیڈر کے متعلق وہ زیادہ جانچ اور پڑتال کا عادی نہیں۔

لیکن گذشتہ پچاس سال کے عرصہ میں جس کی دردناک کہانی کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے، اللہ تعالےٰ نے اسلام کو اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھلایا نہیں، بلکہ اپنے وعدہ کے مطابق کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ۔ اپنے نبی کی تصدیق اور قرآن شریف کی سچائی کو قائم کرنے کے لئے اپنی طرف سے ایک امام انتخاب کر کے لوگوں کے لئے بھیجدیا۔ جن کا نام حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہے۔ آپ نے ایک ایسی جماعت قائم کر دی۔ جس کو فخر کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے، اور جس کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں، کہ اس کے افراد اپنی شخصیت کے لحاظ سے کسی دوسری قوم سے کسی شق میں بھی ادنےٰ نہیں ہیں۔ اس جماعت کی تنظیم کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں، دوست اور دشمن اس پر گواہی دے رہے ہیں، کہ ان لوگوں میں اتحاد باہمی، محبت اور وفاداری کے وہ نمونے ملتے ہیں، جو دوسروں میں قطعًا نایاب ہیں۔ علمی اور روحانی رنگ میں جو حملے اسلام پر ہندوؤں اور عیسائیوں کی طرف سے کئے گئے یا کئے جاتے ہیں، ان کا اس جماعت کی طرف سے ایسا مسکت جواب دیا گیا ہے، اور اس پر اس قدر تکرار اور استقلال دکھایا گیا ہے، کہ دشمنوں نے علمی رنگ میں اسلام پر حملہ کرنا اب بالکل ترک کر دیا ہے، بلکہ مذہبی رنگ میں بھی مخالفانِ اسلام ہراساں ہیں، کہ کہیں یہ چھوٹی سی جماعت مذہبی رنگ میں ہم سب کو ہضم نہ کر جائے اور یہ خلیفہ برحق کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی برکت ہے۔

میرے نزدیک تبلیغ اسلام پر بہت زور ہونا چاہیئے، کیونکہ ہر ایک سچائی کیطرح اسلام کی فتح کےلئے بھی پر زور تبلیغ کا ہونا نہایت ضروری ہے، اسلام نے اس گہرے فلسفہ کو بیان کیا ہے۔ لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ۔ یعنے جو شخص کھلے دلائل سے غالب ہوجائے، تو باقی امور میں بھی وہی غالب ہوجاتا ہے، اور جو دلائل سے ہلاک ہوجائے، وہ یوں بھی ہلاک ہوجاتا ہے۔ ایک ایسا شخص جس کو اسلام کی سچائی کا امکان نظر آنے لگے، اور اپنے مذہب کے متعلق اس کے دل میں شبہات پیدا ہوجائیں، جب وہ مسلمانوں کے مقابل لڑائی کےلئے کھڑا ہوگا، تو وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتا، کیونکہ اس کا دل ڈر اور مایوسی کے جذبات کا گہوارہ ہوگا۔ انسانی فطرت یہ ہے، کہ انسان یقین پر لڑتا اور جان دیتا ہے۔ پس تبلیغ اسلام ایک ایسا زبردست ہتھیار ہے، جس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ مگر افسوس کہ اس زمانہ کے مسلمان نہ اس کو استعمال کرتے ہیں، اور نہ ہی اس کی طاقت سے واقف ہیں، اور نہ جماعت احمدیہ کی اس فریضہ کی ادائیگی کی وجہ سے تائید کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library

اس وقت ہندوستان میں بڑی کامیابی کے ساتھ تبلیغ کی جاسکتی ہے۔ اور حالات اس قدر موزون اور زمانہ اس قدر مساعدت کرنے والا ہے، کہ اس موقع کو کھو دینا مسلمانوں کی بہت بڑی کوتاہی ہوگی۔ میری یہ رائے ہے، کہ تبلیغ کے ذریعہ مسلمانوں کی موجودہ تعداد کی کمی کو دس سال کے اندر اندر پورا کیا جاسکتا ہے۔ اچھوت اقوام کےلئے سوائے اسلام کے اور کوئی ملجا اور ماویٰ نہیں ہے۔ ہندو قوم کو جس قدر سیاسی طاقت حاصل ہوگی، اسی قدر وہ اپنی روایتی تنگ دلی میں بڑھ جائے گی، اور

اسی قدر وہ اپنے مختلف کمزور فرقوں کو اسلام کے قریب کرتی چلی جائیگی، جو لوگ عیسائی ہورہے ہیں، وہ بھی آخر آغوشِ اسلام میں آجائینگے، کیونکہ عنقریب ایسے حالات پیدا ہونے والے ہیں کہ مجبوراً خود حفاظتی کے لئے عیسائیوں کو مسلمانوں کے ساتھ شامل ہونا پڑے گا، اور مسلمانوں کے میل جول کا نتیجہ یہ ہوگا، کہ ہندوستانی عیسائی مسلمان ہوجائینگے۔ اس معاملہ میں جماعت احمدیہ ابھی تک کوئی مؤثر کارروائی محض اس لئے نہیں کرسکی، کہ خود ہندوستانی مسلمان مخالفت کرتے ہیں، وہ نہ خود کچھ کرتے ہیں، اور نہ جماعت احمدیہ کا اس معاملہ میں ہاتھ بٹاتے ہیں۔

جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے، کہ توپ یا بم کا گولہ یا مشین گنیں قرآن شریف سے زیادہ طاقتور ہیں، میری رائے میں وہ ہرگز مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے، لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، یعنی اگر یہ قرآن کسی مضبوط پہاڑ پر بھی نازل ہوتا، تو اسے اپنی مخفی طاقتوں سے ریزہ ریزہ کردیتا، تو پھر کسی انسان کی کیا طاقت ہے، کہ اس کی تعلیم کا مقابلہ کرسکے۔

Digitized by Khilafat Library

چونکہ خدا کے فضل سے احمدیہ جماعت اس یقین پر قائم ہے، وَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ اس لئے ہم نے صرف ہندوستان میں ہی نہیں، بلکہ تمام بلادِ غربیہ اور شرقیہ میں اسلامی مبلّغین کا ایک جال پھیلادیا ہے، اور کم از کم اس شق میں چار لاکھ کے قریب احمدی مسلمان قریبًا ۲۵ کروڑ ہندوؤں کے اس پراپیگنڈا کا مقابلہ کررہے ہیں، جو اُن کی طرف سے غیر ممالک میں کیا جارہا ہے۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ گذشتہ ایک صدی میں جتنا کام ہندو مبلّغین نے کیا ہے، گذشتہ پچیس سالوں میں احمدی

مبلغ اس سے بڑھکر اثر پیدا کر چکے ہیں۔ مختلف ممالک میں جماعتیں اور مسجدیں قائم ہو چکی ہیں۔ اور ان ممالک میں اسلام کی برتری کا ایک وسیع اثر قائم ہو چکا ہے، جو دن بدن وسیع اور گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے ہندوستان کے مسلمانوں کو چاہیئے، کہ کسی غیر ملک کی طرف آنکھیں اٹھانے کے بجائے جو سلسلہ، جو جماعت، جو اسلامی مرکز اور جو نظام خود ان کے اپنے ملک میں ان کے لئے خدا نے قائم کیا ہے، اُس میں شامل ہو جائیں، اور موسمی لیڈروں کی تباہ کاریوں سے بچتے ہوئے خدا تعالےٰ کے قائم کردہ خلیفہ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں داخل ہو کر دینی اور دنیاوی نجات حاصل کریں، اور یقین رکھیں، کہ اس وقت جو وہ اپنے مستقبل کے خیال سے تھرّا رہے ہیں، اللہ تعالےٰ ان کے اس خوف کو امن سے بدل دیگا، اور ان کے حُزن اور غم کو خوشی سے تبدیل کر دیگا۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ یعنے جو لوگ سچی خلافت سے وابستہ ہو جائیں گے، ان کو اللہ تعالےٰ دین و دُنیا میں تسکین دیگا، اور ان کے خوفوں کو دُور کر کے ان میں طاقتِ عمل پیدا کر دیگا۔ اسی انعام سے وہ حصّہ پائینگے

؎ من از ہمدردیت گفتم تو خود ہم فکر کن یارے — کہ عقل از بہرِ ایں روز است اے دانا و ہشیارے

تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔ یعنے اپنے کاموں کو خدا کے سپرد کرنا، اور اسی سے ہر طاقت اور ہر نصرت کا طلبگار ہونا، اور اس کے بنائے ہوئے نظام میں پرو دیا جانا اس لئے ضروری ہے، کہ اس کے بغیر دُنیا میں حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا، اور نہ حقیقی اور مستقل طاقت حاصل ہوتی ہے۔ دُنیا کی تگ و دو اور زندگی کی جدوجہد میں جو لوگ یا جو قومیں صرف مادی اسباب پر ہی انحصار رکھتی ہیں، وہ نہ تو خود انصاف پر کھڑی

رہ سکتی ہیں۔ اور نہ دُنیا میں انصاف کے قیام کا موجب بن سکتی ہیں، کیونکہ نازک اور اہم حالات میں خصوصًا جبکہ دوسرے لوگ ان کے خلاف ناجائز ذرائع استعمال کریں وہ بھی اسی رَو میں بہہ جاتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، کہ جس عدل اور انصاف کے ساتھ میں تم کو کھڑا کرتا ہوں، ہر حال میں اسی پر قائم رہو، اور اگر اس پر قائم ہونے کی وجہ سے کوئی تم پر ناجائز حملہ کرے، تو اس سے حفاظت کا میں خود ذمہ وار ہوں۔ پس مسلمانوں کو اس بات سے نہیں گھبرانا چاہیئے، کہ ان کے دشمن ان کی فراخ دلی اور انصاف پسندی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ان کو نقصان پہونچادینگے توکّل علی اللہ کا مقام اس لئے بھی ضروری ہے، کہ اگر انسان کو خالصتہً رضائے الٰہی مدّنظر نہ ہو، تو وہ بنی نوع انسان کی بھی حقیقی خیر خواہی نہیں کر سکتا۔ ہر معاملے میں اس کی نظر اپنے ہی مفاد میں الجھ کر رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، لَا یُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِیْرًا۔ یعنی جن لوگوں کو اللہ تعالےٰ کے رحم عام اور ربوبیت تامہ پر ایمان نہیں، وہ دوسری قوموں کے ساتھ احسان اور انصاف کا سلوک نہیں کر سکتے، اور ذرہ بھر احسان کرنے سے بھی دریغ کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا نقطۂ مرکزی کے گرد جو خود خدا کا قائم کردہ ہے، مسلمان نہ صرف ہندوستان میں اسلام کی حفاظت کر سکینگے، بلکہ تمام دنیا میں اس کی قوت اور برتری کو قائم کرنیکے قابل ہو جائینگے۔ مگر ضروری ہے کہ ہم اپنی من گھڑت تدبیروں کی بجائے اس نظام میں منسلک ہو جائیں، جو خدا نے اس زمانہ میں مسلمانوں کی بہتری کیلئے جاری فرمایا ہے، اور وہ نظام احمدیّت کا نظام ہے جو اسلام کی خدمت اور مسلمانوں کی ترقی کیلئے عالمِ وجود میں آیا ہے۔ یہ نظام ان مضبوط آہنی کڑوں میں سے ہے جس کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے، کہ لَا انْفِصَامَ لَهَا یعنی دنیا کے سارے نظام تباہ ہو سکتے

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد

(از جناب حقّانی ایم - اے)

صنعت و حرفت اور ساز و سامان پر ناز کرنے والی قومیں ایک دوسرے پر اس طرح چڑھ دوڑی ہیں، جس طرح کہ طوفانی راتوں میں متلاطم سمندر کی موجیں آپس میں ٹکرا ٹکرا کر بلند ہوتی اور بڑھتی ہیں، اور ہر اس چیز کو جو ان کی زد میں آئے اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library

آسمان سے آگ برس رہی ہے، اور زمین پر ہزاروں لاشیں تڑپتی نظر آتی ہیں، فلک بوس عمارتیں پیوندِ خاک ہو رہی ہیں، یاجوج ماجوج کی طاغوتی قوتیں تمام سدّوں کو توڑ کر بے پناہ حملوں کے ساتھ ایک دنیا میں قیامت بپا کر رہی ہیں، سمندروں کے اندر اور اوپر ایک تلاطم بپا ہے، اور تباہی اپنا سکّہ جمائے ہوئے ہے، فضا میں ماؤں اور بہنوں، بیویوں اور بچوں کی جگر دوز آہیں تاریک گھٹاؤں کی طرح چھائی جا رہی ہیں، دنیا شبِ تار کی ظلمات میں ڈھکی نظر آتی ہے۔ رعد ہے اور صاعقہ، آگ ہے اور بستیوں سے اٹھتا ہوا دھواں، آسمان کی کھلی ہواؤں میں پرواز کرنے والے پرندے، جنگل کی تاریکیوں میں پناہ لینے والے درندے، مرغزاروں میں خوش خرامیاں کرنے والے چرندے، اور حسین و بانکی بستیوں میں موسیقی کی تانوں پر مست ہونے والے باشندے، عبادت گاہوں میں خدا کے حضور میں گرنے والے بندے،

اور اپنی عقل و ایجاد پر ناز کرنے والے سائنسدان، مزدور اور سرمایہ دار، عیش پرست اور زاہد، عالم اور جاہل بزبانِ حال یہ دعا مانگتے نظر آتے ہیں ؎

باز در عالم بیار ایام صلح
جنگ جویاں را بدہ پیغام صلح

لیکن دُنیا میں امن قائم نہیں ہوسکتا، جب تک کہ خدا کے نوشتے پورے نہ ہولیں، ایشیاء ہو یا یورپ، امریکہ ہو یا افریقہ، جزیروں میں رہنے والے ہوں یا خشکیوں کی وسعتوں کے مکین، غرض دُنیا کا کوئی ملک اور کوئی قوم اس آگ کی لپیٹ سے بچ نہیں سکتی۔

Digitized by Khilafat Library

خدائے قہّار کا غضب بھڑک اُٹھا ہے، کیونکہ دُنیا نے اس کو بُھلا دیا، اپنے علم و عقل، صنعت و حرفت، ساز و سامان، خود ساختہ تہذیب و تمدّن کو اپنا خدا بنا لیا، دُنیا کی طرف جُھک گئے، اور عارضی زندگی کی دلفریبیوں میں ایسے مست ہوئے، کہ انانیت و خودی کے سوا کچھ سجھائی نہ دیا۔ نطشہ جیسے طاقت کے پرستار چلّا اُٹھے "خدا مر گیا ہے اور خدا کی موت انسانوں پر رحم کی وجہ سے ہوئی ہے۔ God is dead, God died of his pity for man.

رحم اور انصاف، سچ اور امن، "انانیت" کے دشمن ہیں۔ اور انانیت و خودی منتہائے زندگی۔ جو چیز بھی طاقت و اقتدار، سطوت و جبروت، اور غلبہ و استیلاء کے راستے میں روک ہو، اُسے مٹا دو! اُسے مٹا دو!! Destroy for me, oh Destroy for me The good & just. (Nietzsche)

کیونکہ نیکی و بدی کا معیار مافوق الانسان ہے، رحم اور انصاف، سچ اور امن مافوق

الانسان کے راستے میں حارج ہیں، وہی عمل نیک ہے، اور وہی قول سچ، جو زبردست کرے یا کہے۔ only the strongman will be truthful. (Nietsche) گویا جس کی لاٹھی اس کی بھینس، (Might is right.) وحشت و بربریت کا جنگلی قانون پھر دنیا میں رائج ہوگیا۔

یورپ والوں نے طاقت و استیلاء "خودی و انانیت" کے راستے میں خدا اور مذہب کو حائل دیکھا، تو اس کو اڑا دیا، اور ایشیاء والوں نے افسانہ خوانی میں وہ لطف پایا، کہ افیونیوں کی طرح عمل سے بے نیاز ہونے کے لئے یہ قصہ گھڑ لیا، کہ اب انسانی فہم و ادراک اس قدر ترقی یافتہ ہو چکا ہے، کہ نبوت کی زنجیروں میں اسے اسیر نہیں رکھا جا سکتا، اب کوئی ایسا مردِ خدا نہیں آسکتا، جو خدا سے ہدایت پا کر کھڑا ہو، اور لوگوں پر اس کی اطاعت فرض۔ اب آزادی ہے، اور انانیت وخودی کا دورہ۔ یہ افیونیوں کی پینک میں ایک بڑھی جو کرتے کچھ نہیں اور تمام دنیا پر اعتراض کئے جاتے ہیں، اور اپنی خودی و انانیت کا ڈھنڈورہ پیٹتے چلے جاتے ہیں، کہ ہم جیسا کوئی نہیں ہم کیوں کسی کے پیچھے لگیں، یورپ خدا سے ہی بیگانہ ہوگیا، اور ایشیا افسانوں میں گم۔ یاجوج ماجوج مست ہاتھیوں کی طرح زنجیریں توڑا کر اٹھ بھاگے، اور ایک دوسرے پر لگے الزام دھرنے، اور سونڈیں اٹھا اٹھا کر چنگھاڑنے، ایک نے کہا، تہذیب وتمدن، امن اور آشتی، حق و انصاف کا خیال رکھو، دوسرا چلا اٹھا، تم کہاں کے بھلے مانس ہوئے

Digitized by Khilafat Library

پردۂ تہذیب میں غارتگری، آدم کشی
کل روا رکھی تھی تم نے، میں روا رکھتا ہوں آج

یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے؟ اس لئے کہ مغرب نے خدا سے بیگانگی اختیار کر لی، اور دنیا اور دنیاوی اسباب میں ایسا منہمک ہو گیا، کہ گویا مادہ کے سوا اس کائنات میں کچھ ہے ہی نہیں۔ اور مشرق افیون کے نشے میں ایسا مست ہوا، کہ قصہ و کہانی کے سوا زندگی اور عمل کے آثار اس سے ناپید ہو گئے، اور زمانہ کی روح خدا کے آگے یوں فریاد کناں ہوئی ؎

مغرب زِ تو بیگانہ مشرق ہمہ افسانہ
وقت است کہ در عالم نقشِ دگر انگیزی (اقبال)

اب دُنیا کا کہنہ نظام الٹنے کو ہے، ایک نئے آسمان اور ایک نئی زمین کی تخلیق کی طیاریاں ہو رہی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library

تمام دُنیا پر ایک تاریکی چھائی ہوئی ہے، اور تمام قومیں غفلت اور عصیاں کے سیلاب میں بہے جا رہی ہیں، اور چلّائے جا رہی ہیں، کہ کوئی ہادی اور رہنما آئے، جو اس ڈوبتی ناؤ کو کنارے لگائے۔ زرتشتی ہو یا یہودی، نصارٰی ہوں یا ہنود، مسلمان ہوں یا کوئی اور قوم، سبھی کو ایک مصلح موعود کی انتظار ہے۔ زرتشتی ایک فارسی الاصل کی انتظار میں ہیں، تو یہودی و نصرانی مسیحا کے لئے چشم براہ۔ مسلمان مہدی کے منتظر ہیں، تو ہنود کرشنؑ کی آمدِ ثانی کے۔

اگر ویدوں میں احمد کی پیشگوئی ہے، جو قدوں میں نازل ہوگا، تو گیتا میں یہ اصل پیش کیا گیا ہے ؎

چو بینم کہ در دُنیا عصیاں بسے
نمائیم خود را بشکلِ کسے

اسی طرح ہندوؤں کی دوسری کتب سے بھی ایک مصلح موعود، اسکے نام اور مذہب کا

پتہ چلتا ہے۔ بدھوں میں بھی ایک عام روایت ہے، کہ "میٹریا" قوموں کو برکت دینے کے لئے بہت جلد زمین پر نازل ہوگا۔ جاپان میں "امیدہ" کی انتظار ہو رہی ہے، جو "احمد" نام کی دوسری شکل معلوم ہوتی ہے۔

الغرض دُنیا کا کوئی ملک اور کوئی مذہب ایسا نہیں، جو اس بات کو تسلیم نہ کرتا ہو، کہ اب "مصلح موعود" کے آنے کا وقت ہے، کیونکہ ظلم و عصیان کا سیلاب اُمڈا چلا آتا ہے، اور لوگ خدا سے غافل ہو گئے ہیں، ایسے غافل کہ گویا خدا کے اصل معنوں میں قائل ہی نہیں رہے۔

Digitized by Khilafat Library

ہندو اس زمانہ کو کلجگ مانتے ہی ہیں، عیسائیوں اور یہودیوں، زرتشتیوں اور بدھوں، مسلمانوں اور سکھوں میں بھی یہ متفق علیہ بات ہے، کہ دُنیا بگڑ گئی ہے، اب کسی "مردِ حق" کو آنا چاہیئے۔ گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ تو اس "مردِ حق" کی جائے ظہور بھی بتا گئے ہیں۔ چونکہ یہ مضمون خاص طور پر مسلمانوں کو مدّنظر رکھکر لکھا جا رہا ہے، اس لئے مَیں صرف دو مسلمان ذی علم اشخاص کے حوالہ جات سے ہی مصلح موعود کی ضرورت ثابت کرنے پر اکتفا کروں گا۔

علّامہ اقبال زبورِ عجم صفحہ ۳۸ و ۳۹ میں لکھتے ہیں ؎

مکدّر کرد مغرب چشمہ ہائے علم و عرفاں را　　جہاں را تیرہ تر ساز د چہ مشائی چہ اشراقی
دلِ گیتی انا المسموم، انا المسموم، فریادش　　خرد نالاں کہ ما عندی بتریاقٍ ولا راقی
چہ ملّائی، چہ درویشی، چہ سلطانی چہ دربانی　　فروغ کار می جوید بسالوسی و زرّاقی

یعنے مغرب کے حکمانے دنیا کو اپنی تبلیسانہ منطق و سائنس سے تاریک تر کر دیا ہے، اور زمانہ پکار پکار کر فریاد کر رہا ہے، کہ مجھ میں زہر سرایت کر گیا ہے، اور عقل نالاں ہے کہ میرے پاس

محبت واخوت کے لئے کوئی افسوں نہیں۔ مُلّا ہوں یا درویش، امیر ہوں یا فقیر سبھی اپنے کام جھوٹ دغا فریب سے نکالا چاہتے ہیں۔ پھر لکھتے ہیں ؎

عالماں از علمِ قرآں بے نیاز | صوفیاں درّندہ گرگ و مُو دراز
گرچہ اندر خانقاہاں ہائے وہوت | کو جوانمردے کہ صہبا در کدوست
ہم مسلمانانِ افرنگی مآب | چشمۂ کوثر بجویند از سراب
بے خبر از سِرِّ دیں اند ایں ہمہ | اہلِ کیں اند اہلِ کیں اند ایں ہمہ

(جاوید نامہ صفحہ ۲۲۴)

یعنے عالم علم قرآن سے لاپرواہ ہیں، اور صوفیوں نے لمبے بال چھوڑ رکھے ہیں، مگر سیرت درندہ بھیڑیوں کی سی ہے۔ خانقاہوں میں ہائے وہُو کا شور تو بہت ہے مگر کسی کے پاس عرفان کی شراب نہیں، یورپ کے نقّال سُراب سے چشمۂ کوثر کے متلاشی ہیں۔ سبھی کے سبھی دین کے اسرار سے بے خبر ہیں اور اہلِ کیں ہیں۔

اور سُنیئے!

Digitized by Khilafat Library

عقلہا بیباک و دلہا بے گداز | چشمہا بے شرم و غرق اندر مجاز (ایضاً صفحہ ۲۳۶)

یعنی عقلیں بے باک ہوگئی ہیں، اور دلوں میں گداز نہیں رہا۔ آنکھوں میں شرم وحیا نہیں، اور مجازی عشق میں غرق ہیں۔

نوجوانوں کی یہ حالت ہے کہ ؎

نوجواناں تشنہ لب، خالی ایاغ | شُستہ رُو، تاریک جاں، روشن دماغ
کم نگاہ و بے یقین و نا امید | چشم شاں اندر جہاں چیزے ندید

(ایضاً صفحہ ۲۳۴)

یعنی نوجوان تشنہ لب ہیں، مگر پیالہ میں خاک نہیں، مُنہ تو دُھلے دُھلائے ہیں، مگر رُوح تاریک ہے، دماغ روشن ہیں، مگر دور اندیش نہیں، دل یقین و امید سے خالی

ہیں، اور انہوں نے دُنیا میں کچھ نہیں دیکھا۔

علماء قوم کو سنبھال سکتے ہیں، مگر ان کی تو یہ حالت ہے ؎

بے نصیب از حکمتِ دینِ نبی — آسمانش تیرہ از بے کوکبی
کم نگاہ و کور ذوق و ہرزہ گرد — ملت از قال و اقولش فرد فرد
مکتب و مُلّا و اسرارِ کتاب — کورِ مادر زاد و نورِ آفتاب
(ایضاً صفحہ ۵۵)

یعنی مُلّا کو دینِ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی حکمت سے کوئی حصّہ نہیں ملا، اور اس کے آسمان پر کسی کوکب کی چمک نہیں، بلکہ وہ تاریک و سیاہ ہو رہا ہے۔ نہ اُسے عقل ہے نہ ذوقِ سلیم۔ فضول گو ہے اور اس کے لغو جھگڑوں سے قوم میں پھوٹ پڑ رہی ہے۔ مُلّا اور اس کا مکتب کُجا اور کتاب اللہ کے اسرار کُجا۔ کیا کسی مادر زاد اندھے کو آفتاب کا نور دکھائی دیتا ہے؟ مُلّا انوارِ روحانی کے لئے مادر زاد اندھا ہے، اور کسی صورت میں بھی کتاب اللہ کے اسرار کو نہیں پا سکتا۔

الغرض مسلمانوں کی حالت کا کیا کیا رونا رویا جائے ؎

چہ گویمت ز مسلمانِ نامسلمانے — جز ایں کہ پورِ خلیل است و آذری داند۔ (اقبالؔ)

عہدِ حاضر کے مسلمان کی حالت کیا بتائی جائے۔ ہے تو فرزندِ توحید مگر عمل میں بتوں کا پجاری ہے۔

مولٰنا ابو الکلام آزاد اپنی کتاب تذکرہ کے صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں:۔

"مذہب کے دوکانداروں نے جہل و تقلید اور تعصّب و ہوا پرستی کا نام مذہب رکھا ہے، اور روشن خیالی و تحقیق جدید کے عقل فروشوں نے الحاد و بے قیدی کو حکمت و اجتہاد کے لباسِ فریب سے سنوارا ہے، نہ مدرسہ میں علم ہے، نہ محرابِ مسجد میں اخلاص، اور نہ میکدے میں رندانِ بے ریا۔"

پس ضرور تھا، کہ ان "نامسلمان" مسلمانوں کو مسلمان بنانے کے لئے کوئی مردِ حق آسمان سے آتا، کیونکہ ؎

Digitized by Khilafat Library

مردِ حق از آسماں افتد چو برق ہیزم او شہر و دشتِ غرب و شرق
ما ہنوز اندر ظلامِ کائنات او شریکِ اہتمامِ کائنات
او حکیم و او مسیح و او خلیل او محمد او کتاب او جبرئیل
آفتابِ کائناتِ اہلِ دل از شعاعِ او حیاتِ اہلِ دل
اوّل اندر نارِ خود سوزد ترا باز سلطانی بیاموزد ترا

(جاوید نامہ صفحہ ۲۴۲)

یعنی مردِ حق آسمان سے بجلی کی طرح گرتا ہے، اور اس کہنہ دُنیا کو جلا کر بھسم کر دیتا ہے۔ ابھی ہم ظلمات میں ٹامک ٹوئیے مار رہے ہوتے ہیں، اور وہ ایک نئے آسمان اور نئی زمین کی تخلیق کے اہتمام میں شریک ہوتا ہے۔ اس کو حکیم کہو یا مسیح، خلیل کہو یا محمدؐ، کتاب کہو یا جبرئیل سبھی درست ہے، وہ اہلِ دل کی کائنات کا آفتاب ہوتا ہے، اور اسی کی شعاع سے اہلِ دل کی حیات ہے۔ پہلے وہ تجھے اپنی بھٹی میں جلا کر صاف کرتا ہے، پھر تجھے بادشاہت کے راز سکھاتا ہے۔

ہم ایک نازک دَور سے گذر رہے ہیں۔

Neither the technique of mediaeval mysticism nor nationalism nor atheistic socialism can cure the ills of a despairing humanity Surely the present moment is one of great crisis

in the history of modern culture. The modern world stands in need of biological renewal."

(Iqbal – Is Religion possible?)

اور مایوس انسانیت کے امراض کا علاج نہ تو قرونِ وسطےٰ کا تصوف کر سکتا ہے، نہ قومیت و وطنیت کا جذبہ، اور نہ دہریت میں ڈوبی ہوئی اشتراکیت۔ یقیناً عصرِ حاضر، جدید ثقافت کی تاریخ میں نہایت ہی نازک وقت ہے، عہدِ حاضر کی دُنیا کو حیاتیاتی تجدید کی ضرورت ہے۔

Digitized by Khilafat Library

اس قسم کے نازک دور میں دُنیا کی فلاح کے لئے مامور و مرسل ہی آیا کرتے ہیں۔

"At critical times, the world life makes intensively conscious egos to emerge. It intutively sees its own needs and at critical moment defines its own direction. This is what in the language of religion we call prophetic revelation." (Iqbal – Reconstruction of Religious thought in Islam)

یعنی نازک اوقات میں حیاتِ کائنات نہایت ہی باشعور ہستیوں کو پیدا کرتی ہے، اسے وجدانی طور پر اپنی ضروریات کا احساس ہوتا ہے، اور نازک اوقات میں اپنے رُخ کی

تعیین کرتی ہے۔ مذہب کی زبان میں ہم اسے پیغمبرانہ وحی کہتے ہیں۔"

جب تاریکی اپنی انتہاء کو پہونچ جاتی ہے، اور پیاس سے دُنیا جاں بلب ہوتی ہے، تو خدائے رحیم سیاہ بادلوں سے انوارِ رحمت کی بارش کا نزول فرماتا ہے، تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں، اور آفتاب اپنی تمام رعنائیوں سے لہلہاتی کھیتیوں، اور گاتی ہوئی ندیوں پر چمکتا ہے، اور دُنیا مسرت و شادمانی سے لبریز ہو جاتی ہے۔ مبارک ہو کہ آفتاب مشرق سے نکل آیا، اور مغربی افق پر اس کی کرنیں پڑنے لگیں، مسلمانوں کو پھر مسلمان کرنے کا وقت آگیا ہے

Digitized by Khilafat Library

چو دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

اور اس مقصد کے لئے خدا تعالےٰ کے فرستادہ نے ایک جماعت بھی قائم کردی، اور اس کا نام جماعت احمدیہ رکھا اور اس کی وجہ بتاتے ہوئے فرمایا:-

"اور وہ نام جو اس سلسلہ کے لئے موزوں ہے جس کو ہم اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے پسند کرتے ہیں، وہ نام "مسلمان فرقہ احمدیہ ہے" اور جائز ہے کہ اس کو "احمدی مذہب کے مسلمان" کے نام سے بھی پکاریں۔ اور اس فرقہ کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا گیا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے ایک محمد صلے اللہ علیہ وسلم دوسرا احمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور اسم محمد جلالی نام تھا اور اس میں یہ مخفی پیشگوئی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دینگے، جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا، اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن اسم احمد جمالی نام تھا جس سے یہ مطلب تھا، کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دُنیا میں "آشتی اور صلح پھیلائیں گے"

سو خدا نے ان دو ناموں کی اس طرح پر تقسیم کی، کہ اوّل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکہ کی زندگی میں اسمِ احمد کا ظہور تھا، اور ہر طرح سے صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی۔ اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسمِ محمد کا ظہور ہوا۔ اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی۔ لیکن یہ پیشگوئی کی گئی تھی، کہ آخری زمانہ میں پھر اسمِ احمد ظہور کریگا اور ایسا شخص ظاہر ہوگا، جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئینگی اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ پس اسی وجہ سے مناسب معلوم ہوا، کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے، تا اس نام کو سُنتے ہی ہر ایک شخص سمجھ لے کہ "یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صُلح پھیلانے آیا ہے اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ کو کچھ سروکار نہیں۔" (تریاق القلوب ص۳۳۹ و ۳۴۰)

اور اس کے مقصد و مشن کے متعلّق مندرجہ ذیل الفاظ میں توضیح فرمائی:-

"خدائے تعالےٰ نے اس زمانہ کو تاریک پاکر اور دُنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھکر اور ایمان اور صدق اور تقوےٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کرکے مجھے بھیجا ہے، تاکہ وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے، اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملہ سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہونچانا چاہتے ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام ص۲۵۱)

"اور اس مطلب کے واسطے خدا تعالےٰ نے مجھے مامور کیا ہے، کہ میں ان سب غلطیوں کو دور کرکے اصلی اسلام پھر دُنیا میں قائم کروں۔" (احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے ص۱۶)

"یہ فرق ہے ہمارے درمیان اور لوگوں کے درمیان۔ ان کی حالت وہ نہیں رہی،

جو اسلامی حالت تھی۔ بہ مثل ایک خراب اور نکمے باغ کے ہو گئے، ان کے دل ناپاک ہیں اور خدا تعالےٰ چاہتا ہے، کہ ایک نئی قوم پیدا کرے، جو صدق اور راستی کو اختیار کرکے سچے اسلام کا نمونہ ہو" (احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے ص۱۶)

" وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے، وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اسکی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہوگئی ہے، اس کو دور کرکے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں، اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرکے صلح کی بنیاد ڈالوں، اور وہ دینی سچائیاں، جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں، ان کو ظاہر کردوں، اور وہ روحانیت، جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے، اس کا نمونہ دکھاؤں، اور خدا کی طاقتیں، جو انسان کے اندر داخل ہوکر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں، حال کے ذریعہ سے، نہ محض قال سے، ان کی کیفیت بیان کروں، اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید، جو ہر اک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے، جو اب نابود ہو چکی ہے، اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودہ لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا، بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا، جو آسمان اور زمین کا خدا ہے"

(لیکچر اسلام ص۳۴) Digitized by Khilafat Library

" المختصر آپ کا کام یہ ہے، کہ اوّل تمام قوموں پر اسلام کی سچائی کی حجت پوری کریں، دوم اسلام کو غلطیوں اور الحاقات بے جا سے منزّہ کرکے وہ تعلیم جو روح اور راستی سے بھری ہوئی ہے خلق اللہ کے سامنے رکھیں، سوم ایمانی نور کو تمام قوموں کے مستعد دلوں کو بخشیں"۔ (احمدیت ص۱۶)

سطور بالا کے مطالعہ سے جہاں احمدیت کی ضرورت ثابت ہوتی ہے، وہاں اُسکا

مقصد بھی معلوم ہوجاتا ہے۔ مختصر الفاظ میں احمدیت کی ضرورت یوں بیان کی جاسکتی ہے، کہ دُنیا سے اسلام اُٹھ گیا ہے، اور احمدیت کا یہ مقصد ہے، کہ وہ دُنیا میں حقیقی اسلام کو قائم کرے۔

Digitized by Khilafat Library

بدیگر الفاظ دُنیا سے امن اُٹھ گیا ہے، اور احمدیت دنیا میں صلح و امن قائم کرنے کے لئے ہے۔ خالق و مخلوق کے درمیان صلح نہیں رہی، حکومت اور رعایا کے تعلقات بگڑ گئے ہیں، قومیں ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں، اور افراد ایک دوسرے سے بگڑے بیٹھے ہیں۔ تمام سوشل نظام میں اک فساد کی بُو آتی ہے، پس ضرورت ہے، کہ خالق و مخلوق کے درمیان صلح کرائی جائے، بندوں کے درمیان، اور قوموں کے درمیان، سوسائٹی کے مختلف طبقوں اور راعی اور رعایا کے درمیان صلح و امن کو دوبارہ قائم کیا جائے۔ یہ کس طرح ممکن ہے؟ اس مرض کا علاج، مرض کی صحیح تشخیص، اور اُسکے اسباب و علل کے علم پر موقوف ہے، یہ تمام فتنہ و فساد، یہ ظلمت و عصیاں کی تاریک گھٹائیں خدا پر یقین نہ ہونے کے سبب دُنیا پر چھائی ہوئی ہیں۔ اگر بندوں کا خدا پر کامل یقین ہوجائے، تو سب امراض اس طرح دور ہوجائیں، جس طرح آفتاب کی آمد سے اندھیرا کافور ہوجاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول المسیح صفحہ ۹۵ تا ۹۷ میں فرماتے ہیں:۔

"سب سے بڑی نعمت یہ ہے، کہ انسان کو اس بات کا یقین دیا جائے، کہ اس کا خدا درحقیقت موجود ہے۔ .... یہی یقین تمام گناہوں کا علاج ہے۔ ...... کیا تم دیکھتے نہیں، کہ ہر یک جگہ تمہیں یقین ہی ناکردنی باتوں سے روک دیتا ہے، تم آگ میں ہاتھ نہیں ڈال سکتے، کہ وہ مجھے جلا دیگی، تم شیر کے آگے اپنے تئیں کھڑا نہیں کرتے،

کیونکہ تم یقین رکھتے ہو، کہ وہ مجھے کھا لیگا، تم کوئی زہر نہیں کھاتے، کیونکہ تم یقین رکھتے ہو، کہ وہ مجھے ہلاک کردے گی . . . . اگر کسی دل میں خدا کی ہستی اور اس کی ہیبت اور عظمت اور جبروت کا یقین ہے، تو وہ یقین ضرور اُسے گناہ سے بچا لیگا، اور اگر وہ نہیں بچ سکا، تو اُسے یقین نہیں، کیا خدا پر یقین لانا اس یقین سے کمتر ہے، کہ جو شیر اور سانپ اور زہر کے وجود کا یقین ہوتا ہے؟ سو وہ گناہ جو خدا سے دور ڈالتا ہے، اور جہنمی زندگی پیدا کرتا ہے، اس کا اصل سبب عدم یقین ہے . . . .

اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو! اگر تم چاہتے ہو، کہ پاک دل بنکر زمین پر چلو، اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں، تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو، اور اگر نہیں اس منزل تک ابھی رسائی نہیں، تو اس شخص کا دامن پکڑو، جس نے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اور یہ کہ کیونکر یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھا جاوے؟ اس کا جواب کوئی مجھ سے سُنے یا نہ سُنے، مگر میں یہی کہونگا، کہ اُس یقین کے حاصل کرنیکا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے"

Digitized by Khilafat Library

مغلوبِ گمان دُنیا کو یقین کی نورانی قوت دینے کے لئے بطلِ اسلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دامن سے وابستگی کی دعوت دی۔ وہ لوگ جو بے یقینی سے مُردہ ہو چکے تھے اجی اُٹھے، ان کے دل نورِ ایمان سے لبریز ہو گئے اور انہوں نے خدا کو دیکھ لیا، اور عصیاں سے پاک ہو کر امن اور صلح کے مجسم پیکر بن گئے۔

یہ معلوم کرنے کیلئے کہ خدا ہے، خدا کی طرف سے جواب آنا ضرور ہے۔ اور کسی شخص کے یقین کا امتحان اس کے مستجاب الدعوات ہونے میں ہے۔

یورپ کے فلاسفہ، نئی روشنی کے مسلمان اور اکثر اہلِ مذاہب دُعا کی قبولیت کے

منکر ہو چکے تھے، یہ شیر خدا میدان میں آن کھڑا ہوا، اور دُنیا کو للکارا، کہ کوئی ہے، جو سچے دل سے استجابتِ دعا کا امتحان کرنا چاہے؟ قبولیّتِ دُعا کے نشانات پیش کئے، اور ان لوگوں کو جو مستجاب الدعوات بنے بیٹھے تھے، مقابلہ کیلئے بلایا، چنانچہ فیصلہ آسمانی میں مخالفوں کو جہاں بشارات وانذار، اور معارف قرآنی میں مقابلہ کیلئے بلایا ہے، وہاں قبولیت دُعا میں مقابلہ کا بھی چیلنج دیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ آئے، اور گذر گئے، نشانات دکھا گئے، اور آئندہ کیلئے پیشگوئیاں بھی کر گئے، ان کی برکات اور ان کے نشانات ان کے ساتھ ہی ختم نہیں ہو گئے، قصہ اور کہانی بنکر نہیں رہ گئے، بلکہ احمدیّت یا حقیقی اسلام کا خدا زندہ ہے، اور اس کی ذات پر یقین رکھنے والے زندہ۔ اب بھی کوئی ہے جو قبولیّت دعا کا نشان دیکھکر یقین کی راہوں پر چلے، یا خود مستجاب الدعوات ہونے کا مدعی ہو، تو مقابلہ پر آئے؟ پرانی باتیں جانے دیجئے، ابھی ابھی خدا کی ذات پر یقین دلانے کے لئے، اور اپنا خدا کی ذات پر یقین ثابت کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے فرمایا ہے:-

"اور مجھے تو یقین کامل ہے، کہ اگر یہ سچے طور پر توحید کا اقرار کر کے مجھ سے دُعا کی درخواست کریں، تو اللہ تعالےٰ ان کی فتح کے سامان پیدا کر دے گا۔"

(الفضل مورخہ ۴ر جون ۱۹۴۰ء)

Digitized by Khilafat Library

خدا پر یقین کا ایک اور ثبوت خدا سے مکالمہ ہے، اور اسکے وعدوں پر کامل اعتماد۔ اس کی ایک مثال مَیں پیش کئے دیتا ہوں، جان سب سے پیاری چیز ہے، اور اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ کوئی نہیں جو یقین کے ساتھ کہہ سکے، کہ مَیں کتنی عمر جیوں گا۔ بالخصوص وہ شخص جس کے ہلاک کرنے کے لئے ایک دُنیا طیار ہو، اس کے پاس ظاہری حفاظت کے

سامان بھی نہ ہوں، اور مخالف اس کے قتل کو ثواب بھی بتلا چکے ہوں۔ آپ نے خدا سے خبر پاکر اپنی عمر کے سال بھی بتا دیئے، اور بڑی تحدّی کے ساتھ یہ الہام بھی شائع کر دیا۔" اِنْ لَّمْ یَعْصِمْكَ النَّاسُ فَیَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِہٖ یَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِہٖ وَ اِنْ لَّمْ یَعْصِمْكَ النَّاسُ (براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۰)

Digitized by Khilafat Library

ترجمہ "اگرچہ لوگ تجھے نہ بچائیں، یعنی تباہ کرنے میں کوشش کریں، مگر خدا اپنے پاس سے اسباب پیدا کر کے تجھے بچائیگا، خدا تجھے ضرور بچائیگا، اگرچہ لوگ بچانا نہ چاہیں۔ اب دیکھو کہ یہ کس قوت اور شان کی پیشگوئی ہے، اور بچانے کیلئے مکرر وعدہ کیا گیا ہے، اور اس میں صاف وعدہ کیا گیا ہے، کہ لوگ تیرے تباہ اور ہلاک کرنے کیلئے کوشش کرینگے، اور طرح طرح کے منصوبے تراشینگے، مگر خدا تیرے ساتھ ہوگا، اور وہ ان منصوبوں کو توڑ دیگا، اور تجھے بچائیگا۔ اب سوچو، کہ کونسا منصوبہ ہے، جو نہیں کیا گیا، بلکہ میرے تباہ اور ہلاک کرنے کیلئے طرح طرح کے مکر کئے گئے، چنانچہ خون کے مقدمے بنائے گئے، بے آبرو کرنے کیلئے بہت جوڑ توڑ عمل میں لائے گئے، اور ٹیکس لگانے کیلئے منصوبے کئے گئے، کفر کے فتوے لکھے گئے، قتل کے فتوے لکھے گئے، لیکن خدا نے سب کو نامراد رکھا، وہ اپنے کسی فریب میں کامیاب نہ ہوئے۔" (نزول المسیح صفحہ ۱۵۰)

پھر کس وثوق اور یقین کے ساتھ فرماتے ہیں:۔

"میرے پر ایسی رات کوئی کم گذرتی ہے، جس میں مجھے یہ تسلّی نہیں دی جاتی، کہ میں تیرے ساتھ ہوں، اور میری آسمانی فوجیں تیرے ساتھ ہیں۔ اگرچہ جو لوگ دل کے پاک ہیں، مرنے کے بعد خدا کو دیکھینگے، لیکن مجھے اُسی کے مُنہ کی قسم ہے، کہ میں اب بھی اس کو دیکھ رہا ہوں، دُنیا مجھکو نہیں پہچانتی، لیکن وہ مجھے جانتا ہے، جس نے مجھے بھیجا ہے، یہ ان لوگوں کی غلطی ہے، اور سراسر بدقسمتی ہے، کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وُہ درخت ہوں، جس کو مالک حقیقی نے

اپنے ہاتھ سے لگایا ہے، جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے، اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں، کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صہ ۱۲ تا ۱۳)

"اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کریگا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب ملکر میرے ہلاک کرنے کیلئے دعائیں کریں، یہانتک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں، اور ہاتھ شل ہو جائیں، تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا، اور نہیں رکے گا، جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے۔" (ایضاً صہ ۱۳)

Digitized by Khilafat Library

نیز فرماتے ہیں:۔

"ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو، گالیاں دو جسقدر چاہو اور ایذا اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو، اور میرے استیصال کیلئے ہر قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو، پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دیگا، کہ اس کا ہاتھ غالب ہے۔" (ایضاً صہ ۱۶)

اللہ اللہ! کس قدر وثوق اور یقین ہے، اور خدا کی ذات اور اس کے وعدوں پر کتنا سچا ایمان ہے۔ کیا دشمنوں کو اس تحدی کے ساتھ بلانا اپنے آپ کو انتہائی خطرات میں نہ ڈالنا تھا؟ انہیں مولویوں کے قتل کے فتوے یاد دلائے گئے، خدا کا وعدہ یاد دلایا گیا، اور چیلنج دیا گیا، کہ تم ایڑی چوٹی تک زور لگا لو، مگر تم مجھے ہلاک تباہ اور برباد نہ کرسکو گے، کیونکہ میں خدا کی طرف سے ہوں، اور اس خدا نے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میری حفاظت کا وعدہ کیا ہوا ہے۔

پھر لوگوں کی مخالفت، اور بد دعاؤں تک ہی معاملہ نہیں چھوڑا، بلکہ آپ کو منجانب اللہ

ہونے پر اس قدر یقین تھا، اور خدا کے وعدوں پر اس قدر ایمان تھا، کہ دُنیا میں حق و صداقت کا امتیاز قائم کرنے کیلئے ان الفاظ میں دعا کی :۔

گر تو مے بینی مَرا پُر فسق و شر — گر تو دیدہ استی کہ ہستم بدگہر
پارہ پارہ کن منِ بدکار را — شاد کُن ایں زمرۂ اغیار را
آتش افشاں بر در و دیوارِ من — دشمنم باش و تبہ کن کارِ من

یعنے اے خدا اگر تیری نگاہ میں مَیں فاسق و بدکار ہوں، اور تیرے علم میں مَیں بدگہر ہوں، تو مجھ بدکار کو پارہ پارہ کر دے، اور میرے دشمنوں کو خوش کر دے، میرے در و دیوار پر آگ برسا، میرا دشمن ہو جا، اور میرے کاروبار کو تباہ و برباد کر دے۔

کیا ایسا چیلنج اور ایسی دُعا کسی بدکار اور جھوٹے کے مُنہ سے نکل سکتی ہے؟ سوائے زمین کے رہنے والے لوگو! اگر تم آسمانی علوم و انوار کے وارث ہونا چاہتے ہو، تو اس مردِ خدا کا دامن پکڑ لو، جس نے خدا کو دیکھ لیا، اور اپنے دل کو یقین اور ایمان سے ایسا بھر لیا، کہ بس اسی کا ہو گیا، اب، اسی سے ہو کر تمہیں بھی یقین اور ایمان مل سکتا ہے، ایسا یقین اور ایمان، جو تمہیں فرشتوں کا ہم پلہ، بلکہ ان سے بھی بڑھکر بنا دے، اور اگر تم چاہو، تو پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو سچے ایمان اور یقین کے حصول کے لئے دن رات ایک کر دیتے ہیں۔

پس زمانہ کو ضرورت تھی، کہ خدا اور بندے کے درمیان صلح کرائی جائے، اور یہ بغیر یقین اور ایمان کے ممکن نہیں حضرت مسیح موعودؑ نے یہ نعمت دُنیا کو بخشی۔ دُنیا کو ضرورت تھی، کہ لوگ پاک اور صالح ہو جائیں، اور یہ خدا پر یقین کے بغیر ممکن نہیں۔ یہ یقین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے سچے متبعین کے اندر پیدا کر دیا۔

قوموں کے درمیان بھی اس یقین کی ضرورت ہے، اگر کوئی شخص فی الواقعہ خدا کے رب العٰلمین ہونے پر یقین رکھتا ہو، تو کسی قوم سے نفرت نہیں کر سکتا، اور نہ اس سے جھگڑا مول لے سکتا ہے، اور جب قوموں کے درمیان یہ ایمان پیدا ہو جائے، تو دُنیا کی تمام لڑائیاں بند ہو سکتی ہیں۔ قومیں قوموں کے خلاف کیوں اُٹھ کھڑی ہوتی ہیں؟ اس لئے کہ انہیں خدا کے رب العٰلمین ہونے پر یقین نہیں۔ اگر انہیں یہ یقین نصیب ہو، تو اپنی نسل اور وطنیت اور قومیت پر کیوں بیجا فخر و غرور کریں، اور دُوسری قوموں کو کچل دینے اور ان کو اپنا غلام بنانے کیلئے آتشین ہتھیاروں سے اُٹھ کھڑی ہوں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا نے قرآن شریف کو پہلے اسی آیت سے شروع کیا ہے، جو سورۃ فاتحہ میں ہے، کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنے تمام کامل اور پاک صفات خدا سے خاص ہیں، جو تمام عالموں کا ربّ ہے۔ عالَم کے لفظ میں تمام مختلف قومیں اور مختلف زمانے اور مختلف ملک داخل ہیں اور اس آیت سے جو قرآن شریف شروع کیا گیا ہے، یہ درحقیقت ان قوموں کا ردّ ہے، جو خدا تعالیٰ کی عام ربوبیّت اور فیض کو اپنی ہی قوم تک محدود رکھتے ہیں، اور دوسری قوموں کو ایسا خیال کرتے ہیں، کہ گویا وہ خدا تعالےٰ کے بندے ہی نہیں، اور گویا خدا نے ان کو پیدا کر کے پھر ردّی کی طرح پھینک دیا ہے، یا ان کو بھول گیا ہے، اور یا (نعوذ باللہ) وہ اس کے پیدا کردہ ہی نہیں۔" (پیغام صلح صـ۲)

Digitized by Khilafat Library

اور صـ۳ میں فرماتے ہیں:۔

"اور جا بجا اس نے قرآن شریف میں صاف صاف بتلا دیا ہے، کہ یہ بات صحیح نہیں ہے، کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہتے ہیں، بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا، اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں

بتلایا گیا ہے، کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے، ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو رُوحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے، جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔

Digitized by Khilafat Library

پس رب العٰلمین پر یقین جہاں تمام مذہبی جھگڑوں کا خاتمہ کر دیتا ہے، وہاں سیاسی طور پر ملکوں اور قوموں کی جنگیں ختم ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ اس یقین کا لازمی نتیجہ یہ ہے، کہ تمام دُنیا کی قوموں اور ملکوں کو خدا کی مخلوق سمجھتے ہوئے یکساں قابل عزت سمجھا جائے، اور وطنیت قومیت اور نسل کے بتوں کو توڑ کر دُنیا میں ایسے نظام کی کوشش کی جائے، جس میں ہر ایک قوم اور ہر ایک ملک، ہر ایک طبقہ اور ہر ایک فرد اپنے رُوحانی اور جسمانی قویٰ کی آزادئ ضمیر کے ساتھ تربیت کر سکے، اور وہ ہر ایک رنگ میں ارتقاء کے منازل ایسے طور پر طے کرتے جائیں، کہ افراد کے اندر، اور قوموں کے اندر، مغرب کے اندر مشرق کے اندر خدا کی جنّت کا نظارہ دکھائی دے۔

آجکل قومیں نسل کے غرور، یا وطن اور قومیت کی خاطر نبرد آزما ہوتی ہیں، جُوع الارض، اور قوّت واقتدار کی ہوس میں تمام اخلاقی اصولوں کو پاؤں تلے مسل کے مخلوقاتِ الٰہی کے خون کی ارزانی کرتی ہیں۔

پس جب مطمح نظر یہ ہو، کہ افراد اور قومیں خدا کی ربوبیت سے یکساں فیضیاب ہوں، ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم اور ہر ایک نسل خدا کی نگاہ میں برابر ہے، تو کسی خاص قوم اور کسی خاص ملک کی حکومت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہر ایک قوم اور ہر ایک ملک، ہر ایک فرد اور ہر ایک طبقہ کا فرض ہو جاتا ہے، کہ ایک دوسرے کے روحانی و

جسمانی ارتقا میں ممد اور معاون ہوں، نہ کہ روک اور مخالف۔ اس طرح جب راعی اور رعایا دونوں کو خدا کی ربوبیت پر یقین نصیب ہو جائے، تو ملک میں نہ بدامنی ہو سکتی ہے، اور نہ فساد، رعایا کا فرض ہو جاتا ہے، کہ وہ قانون کی پیروی کرے، تاکہ ملک میں فساد نہ ہو، اور راعی، رعایا کے خادم ہونیکی حیثیت میں ان کی انفرادی آزادی اور ارتقاء کے لئے کوشاں ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے قانون کے احترام کا حکم دیا ہے، اور حکومت وقت کی اطاعت سکھائی ہے، کیونکہ جب ایک دفعہ قانون کا احترام اُٹھ جاتا ہے، تو فتنوں کا دروازہ ایسا کھلتا ہے، کہ کسی کے بند کئے بند ہونے میں نہیں آتا۔ ہندوستان میں کانگریس نے ملک کو قانون شکنی کا گُر سکھایا، مگر جب خود صاحب اقتدار ہوئے، تو قانون کے احترام اور ضبط کی نصائح یاد آگئیں۔ علاوہ ازیں یہ قانون شکنی کا جذبہ بھی بے یقینی سے پیدا ہوتا ہے، کیونکہ اگر ہمیں یقین ہو، کہ دُنیا کا ایک خالق خدا ہے، جو مجرموں کو بے سزا نہیں چھوڑتا، تو فتنہ و فساد اور قانون شکنی کی ضرورت ہی نہیں پڑتی، کیونکہ اگر حکومت ظالم ہے، تو اس کو سمجھایا جا سکتا ہے، اور خدا قادر ہے، کہ اس کا سینہ کھول دے، اور وہ اصلاح کر لے، نہیں تو دُعاؤں کا تیر تو کہیں گیا نہیں، ضرور ہے، کہ خدا ظالموں کے سر کچل دے گا، اور حق و انصاف کو انجام کار غلبہ دے گا، مگر اس کے لئے صبر کی ضرورت ہے، اور خدا پر کامل یقین و ایمان کی۔

المختصر احمدیت کی ضرورت اس لئے پیدا ہوئی، کہ دُنیا کا خدا پر یقین نہیں رہا۔ اس کا مقصد یہ ہے، کہ دنیا میں خدا کا یقین قائم کر دے، جس کا لازمی نتیجہ صلح اور امن ہے۔ اور دنیا میں خدا کی بادشاہت کا قیام۔ آجکل خدا اور بندوں کے درمیان صلح نہیں رہی، قوموں اور قوموں کے درمیان نقار اور دشمنی پیدا ہو گئی ہے

اور سوسائٹی کا ایک طبقہ دوسرے سے برسرِ پیکار ہے، اور حکومت اور رعایا کی بن نہیں آتی۔ ان تمام امراض کا واحد علاج خدا کی ذات پر یقین کا پیدا کرنا ہے جس کا لازمی نتیجہ صلح اور امن ہوگا، اور یہی اسلام ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے اسی نورِ ایمان اور کامل یقین کی طرف بلایا ہے، اور اپنی ذات میں اس یقین اور ایمان کا نمونہ دکھایا، اور اپنے سچے متبعین کے دلوں میں اس کا بیج بو دیا۔ مبارک ہیں وہ جو اس نورِ یقین سے حصہ پانے کے لئے اس زمانہ کے مامور اور مرسل اور اس کے سچے جانشین سے اپنا دامن وابستہ کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library

رسالہ ریویو اردو کے پرانے فائل سستے داموں پر

رسالہ ریویو اُردو کے پُرانے فائل جن میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر علماء و بزرگانِ سلسلہ کے نہایت قیمتی مضامین شائع ہوتے رہے ہیں، اور یہ مضامین اس رسالہ کے سوا اور کہیں شائع نہیں ہوئے، نہایت سستے داموں پر فروخت ہو رہے ہیں، ان رسالوں میں مولوی محمد علی صاحب کے وہ مضامین بھی ہیں جن میں انہوں نے سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کو نبی اور رسول لکھا ہے۔ غیر مبایعین پر اتمام حجت کیلئے یہ رسالے نہایت مفید ہیں۔ ایک فائل کی قیمت دو روپے ہے۔ قیمت فوراً بذریعہ منی آرڈر بھیجکر طلب کریں۔ بہت تھوڑے فائل رہ گئے ہیں۔ پھر نہیں مل سکیں گے۔

مینیجر رسالہ ریویو۔ اُردو۔ قادیان

ویدوں میں احمدؐ اور قادیان

Digitized by Khilafat Library

ایک دلچسپ مناظرہ

مولانا ناصر الدین عبد اللہ صاحب مولوی فاضل، کاویہ تیرتھ، وید بھوشن، پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان سات سال تک بنارس میں سنسکرت اور وید پڑھکر آئے ہیں۔ آپ نے اتھرووید سے ایک پیشگوئی نکالی ہے، جس میں ایک رشی احمد نام کی آمد کا ذکر ہے، اس رشی کا مقام قدون یعنی قادیان بتایا گیا ہے، چند روز ہوئے پنڈت ترلوک چند صاحب شاستری آریہ سماجی نے مولوی صاحب موصوف سے اس پیشگوئی پر تحریری مناظرہ کیا، جس کے پرچے ایک بڑے مجمع میں سُنائے گئے۔ اب یہ پرچے افادہ عام کے لئے ایک رسالہ کی شکل میں شائع کئے گئے ہیں، یہ بحث علمی اعتبار سے بہت دلچسپ ہے۔

رسالہ کے شروع میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب فاضل کا جو اس مناظرہ کے صدر تھے، دیباچہ ہے، جس میں اس بحث پر تبصرہ ہے۔ ایک رسالہ کی قیمت ۲؍ دو آنے۔ پچیس کی تین روپے، پچاس کی پانچ روپے، اور سَو کی نو روپے ہے۔ ہندو اصحاب میں تقسیم کرنے کے لئے آج ہی خط لکھکر طلب فرمائیں۔ بہت تھوڑی تعداد میں چھاپا گیا ہے:

مکتبہ احمدیہ قادیان

دواخانہ نورالدین رضؓ

بیادگار

حضرت حکیم الامۃ طبیب شاہی حاجی الحرمین سیدنا نورالدین رضؓ المسیح خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ

زیر نگرانی

ابناء حکیم الامت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ

Digitized by Khilafat Library

مدّت سے احباب کی طرف سے اس خواہش کا اظہار ہو رہا تھا، کہ وہ طبّی فیضان جس کو حضرت والدِ بزرگوار نے عمر بھر جاری رکھکر ہزار ہا بندگانِ خدا کو فائدہ پہونچایا تھا، اُسے آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کی یادگار کے طور پر جاری رکھا جائے۔ مگر احباب کی یہ خواہش ہماری تعلیمی مصروفیتوں کی وجہ سے اب تک پوری نہ ہو سکی۔ اب ہم نہایت مسرّت کے ساتھ اس امر کا اعلان کرتے ہیں، کہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم اس قابل ہوئے ہیں، کہ اس مبارک مقصد

کو پورا کرنے کے لئے آپ کے مبارک نام پر **دواخانہ نورالدینؓ** کی بنیاد رکھیں۔

حضرت حکیم الامّت طبیب شاہی سیّدنا **نورالدّین** رضی اللہ عنہ کی تمام عمر کے **مجرّبات کا نچوڑ** جس کو اپنی آخری عمر میں حضور نے ایک **قلمی بیاض** میں جمع کر دیا تھا خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے پاس بعینہٖ محفوظ ہے، اس بیش بہا خزانہ پر ہم جس قدر بھی فخر کریں کم ہے، اس میں آپ نے تمام چھوٹے بڑے اور پیچیدہ سے پیچیدہ امراض اور ان کے طریق علاج کو بالتفصیل بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ کی بیان فرمودہ ہدایات کی روشنی میں ہم نے ان مجرّبات کو **صحیح خالص اور اعلےٰ اجزاء کے ساتھ** خود اپنی نگرانی میں تیار کرنا شروع کر دیا ہے

ظاہر ہے کہ جب تک نسخوں کے اجزاء اعلےٰ قسم کے عمدہ اور درست نہ بہم پہونچائے جائیں، اور ان کو احتیاط اور ٹھیک طریقوں سے تیار نہ کیا جائے، عمدہ سے عمدہ نسخہ بے اثر ہوتا ہے، اس لئے جہاں اس دواخانہ کے پاس حضور کی قلمی بیاض کے بہترین نسخے موجود ہیں وہاں دواؤں کی طیاری کے لئے نہایت محنت اور صرفِ کثیر سے چُن چُن کر صحیح، خالص اور مؤثر اجزاء خریدے اور فراہم کئے گئے ہیں۔ اور وہ تمام جڑی بوٹیاں جو عام طور پر بازار میں نہیں ملتیں، یا جن کی بجائے عطّار اور پنساری غلط چیزیں فروخت کر دیتے ہیں خاص طور پر کوشش کر کے مہیّا کی گئی ہیں۔ اور کسی نسخہ میں اس کے قیمتی اجزاء کے قلیل القیمت بدل نہیں ڈالے جاتے۔ کیونکہ ان قیمتی دواؤں کا جو مخصوص ذاتی اثر ہوتا ہے وہ انکے بدل اجزاء میں ہرگز نہیں ہوتا۔

بس احباب **اپنی تمام طبّی ضروریات** کے لئے **دواخانہ نورالدینؓ**

کو یاد رکھیں۔ اگر کوئی نسخہ طیار کرانا ہو، تو بہترین اور اصلی اجزاء سے تیار کر کے بھیجا جائیگا۔ بیماری کی مفصل کیفیت لکھنے پر مناسب نسخہ تجویز کیا جائے گا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے مشہور مجربات جو نہایت احتیاط سے طیار کئے جاتے ہیں مناسب قیمت پر مہیا کئے جائیں گے۔

ذیل میں ہم دواخانہ نورالدینؓ کے خاص الخاص مجربات کی فہرست درج کرتے ہیں۔ ان دواؤں کے نسخہ جات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی قلمی بیاض میں سے لئے گئے ہیں۔ لیکن جن خاص مجربات کا ذکر اس فہرست میں کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ دُنیائے طب کے تمام مروجہ اور مستعملہ مرکبات بھی اس دواخانہ میں نہایت صفائی اور احتیاط کے ساتھ تیار کروائے جاتے ہیں۔ اگر کوئی دوست اپنا نسخہ تیار کرانا چاہیں، تو ان کی دوا بھی نہایت احتیاط اور صحیح اجزاء کے ساتھ تیار کی جائیگی۔

آخر میں ہم احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ارادوں میں برکت دے۔ اور وہ طبی چشمۂ فیض جو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ذریعہ جاری ہوا تھا، دواخانہ نورالدینؓ کے ذریعہ روز افزوں ترقی کرے۔

Digitized by Khilafat Library

ہر قسم کی خط و کتابت کے لئے یہ پتہ یاد رکھیں

دواخانہ نورالدینؓ۔ قادیان

فہرست مجربات اگلے صفحوں پر ملاحظہ فرمائیں۔

صندلین

انیمیا یا کمی خون کا بہترین علاج

خون جسم کی پرورش کرنے والے مادوں اور آکسیجن کو جسم کی مختلف ساختوں تک پہونچاتا اور جسم کے فضلات کو مختلف اعضاء کے ذریعہ جسم سے خارج کرتا ہے اور ایہیں خون کے سُرخ ذرّے کام آتے ہیں۔ اگر یہ ذرّے کم ہوں تو جسمانی ساختوں اور اعضاء کی قوتِ حیات پر اسکا براہ راست اثر پڑتا ہے۔ صندلین میں وہ تمام اجزاء بکثرت موجود ہیں۔ جس پر خون کی سُرخی کا مدار ہے۔ اور اس طرح صندلین آپ کے خون کو بڑھانے اور صحت کو برقرار رکھنے کے لئے بہترین دوا ہے۔

کمی خون خواہ کثرت حیض اور بواسیر سے ہو یا عرصہ تک کی بیماری مثلاً ملیریا وغیرہ میں مبتلا رہنے سے۔ ان تمام حالات میں صرف صندلین کا استعمال ہی آپ کے لئے مفید ہے۔

صندلین چہرے کے رنگ کو نکھارنے اور صاف کرنے کے لئے بھی اکسیر ہے۔

قیمت یکصد قُرص ایک روپیہ بارہ آنہ ۔/۱۲/۱

پچاس (۵۰) قُرص ایک روپیہ ۔/۔/۱

Digitized by Khilafat Library

اکسیر معدہ

Digitized by Khilafat Library

یہ بے ضرر مرکب معدہ کی خاص دوا ہے۔ اس کے استعمال سے معدہ کے نازک نظام پر بڑا تسکین بخش اثر پڑتا ہے۔ بدہضمی، نفخ، کھٹے ڈکار، سینے کی جلن، پیٹ کا درد، باؤ گولہ، جی کا متلانا، سُستی، کمزوری، بھوک کم لگنا، خرابی جگر۔ ان تمام بیماریوں کے لئے اکسیر معدہ کا استعمال مفید ہے۔ بیماری کے بعد یا عام کمزوری۔ کثرت کار یا ثقیل غذاؤں کے زیادہ استعمال سے جب معدہ کمزور ہو گیا ہو۔ تب اس دوا کے استعمال سے بھوک بڑھ جاتی ہے۔ غدود لعابیہ اور غدود معدی کو طاقت دیتی اور معدہ وامعاء کے عروق دموی کو کشادہ کرتی ہے۔ اور اس طرح فعلِ ہضم کی مساعد ہوتی ہے۔ اور ہاضمہ کی قوت کو تیز کرکے آپ کو اپنی غذا سے زیادہ سے زیادہ قوت حاصل کرنے کے قابل بناتی ہے۔ اور بواسیر میں بھی مفید پائی گئی ہے۔

قیمت یکصد (۱۰۰) قرص ایک روپیہ بارہ آنہ۔ -/۱۲/۱

" پچاس (۵۰) قرص ایک روپیہ -/-/۱

قُرص خاص

Digitized by Khilafat Library

جریان کے مرض کی اہمیت کسی توضیح کی محتاج نہیں۔ اکثر مریض آخر اسے لاعلاج مرض سمجھکر اپنی زندگی سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ جو اصحاب اس مرض کا شکار ہوں، یا ان کے علم میں کوئی دوست اس مرض میں مبتلا ہوں، انہیں ہمارے دواخانہ کی خاص مجرب دوا قرص خاص ایک مرتبہ ضرور استعمال کرنی چاہیئے یہ دوا ہر قسم کے جریان میں لاجواب ثابت ہوئی ہے۔ اس کے استعمال سے پُرانے سے پُرانا جریان۔ رقّت، سُرعت، ذکاوت حس، اور کثرت احتلام کی شکایت دُور ہو جاتی ہے۔

غیر معتبر اشتہاری دوائیں خرید کر اپنی صحت اور روپیہ کو برباد نہ کریں۔ بلکہ آج ہی سے دواخانہ نورالدینؓ کی تیار کردہ تیر بہدف دوا قرص خاص کا استعمال شروع کر دیں۔

قیمت پچاس قرص دو روپیہ -/-/۲

سیلان الرحم

Digitized by Khilafat Library

سیلان الرحم کی شکایت آجکل ہندوستانی عورتوں میں بکثرت پھیل رہی ہے۔ لیکن وہ بیچاری بوجہ شرم وحیا اس کا اظہار نہیں کرتیں اور آخر اپنی قیمتی صحت، حقیقی حُسن اور نکھار کو برباد کر لیتی ہیں۔ کیونکہ یہ مرض عورتوں کو دیمک کی طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ یہی نہیں، بلکہ اس کا خمیازہ معصوم اور بے گناہ اولاد کو اٹھانا پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مرد اپنی دیگر ذمہ داریوں کے علاوہ ایسے امور سے بھی غافل اور بے پرواہ نہ رہیں۔ اگر ان کے گھر والوں یا جوان لڑکیوں کی صحت سیلان الرحم۔ یون یا لیکوریا کی وجہ سے برباد ہو رہی ہو تو فوراً حضرت حکیم الامت سیدنا نور الدینؓ کی خاص مجرب دوا

اکسیر سیلان

پھر اسی چشمہ فیض دواخانہ نور الدینؓ قادیان سے منگوا کر استعمال کرائیں۔ یہ بے خطا دوا رحم کو قوت دیتی، سفید و زردی مائل رطوبت کے اخراج کو بند کرتی اور سیلان الرحم کی تکلیف سے نجات دیکر نئی زندگی عطا کرتی ہے۔

قیمت ـــ تین روپیہ ۳

نور منجن

کھانا کھانے کے بعد دانتوں کی ریخوں میں غذا کے ذرات رہکر متعفن ہو جاتے ہیں جسکے باعث بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن آپ بازاری غیر معتبر اور دردی مادوں والے غیر مفید منجن استعمال کرکے اپنے دانتوں کی قیمتی آب کو برباد نہ کریں بلکہ آج ہی سے نور منجن کا استعمال شروع کر دیں۔ کیونکہ یہ بیمثال منجن دانتوں کی آب قائم رکھتے ہوئے انہیں موتیوں کی طرح صاف چمکدار اور خوشنما ہی نہیں بناتا بلکہ منہ کی بدبو کو دور کرکے ان خطرناک جراثیم کو بھی ہلاک کرتا ہے، جو دانتوں کی بیماریوں کا موجب ہوتے ہیں۔ پھر اس کا خاص جزو پائیریا سے بھی بچاتا ہے۔ اور مسوڑھوں کے نازک پٹھوں کو طاقت دے کر انہیں اس قابل بناتا ہے، کہ خون سے اپنی غذائیت حاصل کر سکیں۔

Digitized by Khilafat Library

پس اگر آپ کے مسوڑھوں سے خون یا پیپ بہتی ہے۔ مسوڑھے پھولتے یا درد کرتے ہیں، منہ سے بدبو آتی ہے، دانت میلے رہتے ہیں۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ پانی پینے سے ٹیس سی لگتی ہے تو آپ کو نور منجن کا استعمال فوراً شروع کر دینا چاہیئے۔

نور منجن کا ذائقہ خوشگوار ہے اور حجم کو بڑھانے کیلئے اس میں چاک وغیرہ قسم کی کوئی چیز شامل نہیں کی گئی۔ اسکی شیشیاں بھی دو سائز میں تیار ہوتی ہیں

قیمت بڑی شیشی ۲ اونس پانچ آنہ -/۵/-

چھوٹی شیشی ایک اونس تین آنہ -/۳/-

المشتہرین

ابناء حکیم الامت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library

وصیتیں

نمبر ۵۶۲۵:۔ منکہ عبدالغنی ولد چوہدری محمد عنایت اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۵ سال تاریخ بیعت نومبر ۱۹۳۲ء ساکن بستی برجی والی مگھیانہ ڈاکخانہ جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲ ماہ شہادت ۱۳۱۹ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری موجودہ جائیداد بصورت سفید زمین سکنی ۳/۴ ۳ مرلہ۔ از انجملہ پندرہ مرلے جس میں میرے دوسرے دو بھائی اور ایک بھتیجا برابر کے حصہ دار ہیں۔ یعنی یعنی ہر ایک حصے میں پونے چار مرلہ زمین آتی ہے) جس کی قیمت اندازاً ۲۸۰/۱ روپے ہے۔ اس کے علاوہ ماہوار تنخواہ -/۲۵ روپے ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن کراتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ عبدالغنی بقلم خود کلرک ڈپٹی کمشنر آفس جھنگ۔ گواہ شد:۔ ناصر علی ہیڈ کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر بہادر جھنگ۔ گواہ شد:۔ محمد عبداللہ بی۔ اے ریڈر ڈپٹی کمشنر بہادر جھنگ۔

نمبر ۵۶۲۴:۔ منکہ غلام حسین ولد رحیم بخش قوم راجپوت بھٹی پیشہ آڑہت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن گوجرہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) ایک مکان پختہ واقعہ گوجرہ منڈی ضلع لائلپور قیمت اندازاً استائیس سو روپیہ جس کے نصف حصہ کا مالک ہوں اور نصف حصہ کے مالک چوہدری عبدالعزیز صاحب چچا حقیقی ہیں۔ (۲) میرا ایک جدی مکان قصبہ ر... ضلع امرتسر میں ہے۔ جس کی قیمت کا اندازہ ایک ہزار روپیہ ہے اس کے ۱/۵ حصہ کا میں مالک ہوں۔ میرے حصہ کا روپیہ -/۲۰۰ ہوا۔ (۳) میرے چچا حقیقی کی دکان آڑہت کی گوجرہ ضلع لائلپور میں ہے جس کی آمدنی پر میرا گذارہ ہے وہ مجھے منافعہ میں سے نصف حصہ گذارہ کے واسطے دیتے ہیں جو کہ مستقل مقدار میں نہیں ہوتا ہے۔ میری جائیداد غیر منقولہ اس وقت -/۱۵۵۰ روپے کی ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں اور جس قدر دکان کا منافعہ مجھے ملا کریگا۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ دکان کا حساب سالانہ ہوا کرتا ہے ہر سال کے اختتام پر منافعہ کا ۱/۱۰ حصہ

ادا کر دیا کرونگا۔ اگر مَیں اپنی زندگی میں جائیداد غیر منقولہ وصیت شدہ کا روپیہ داخل کر دوں تو وہ بوقت فوتیدگی مجرا ہوگا۔ اگر فوتیدگی کیوقت تک کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ العبد:۔ غلام حسین۔ گواہ شد:۔ عطا حسین شاہ ٹیچر ایم۔ بی ہائی سکول گوجرہ۔ گواہ شد:۔ عبد العزیز آڑھتی منڈی گوجرہ چاچا حقیقی موصی بقلم خود:

نمبر ۵۵۸۱:۔ منکہ نور محمد ولد مہتاب خاں قوم اعوان پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ہیرزم ڈاکخانہ ننداچور ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ماہ امان ۱۳۱۹ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ موضع ہیرزم میں میری زمین گھماؤں زمین مبلغ -/۱۵۰۰ روپے میں رہن ہے اور تقریباً چار کنال زمین میرے اپنی قبضہ میں ہے۔ میں اس سب کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر اسکے علاوہ بوقت وفات میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی دسویں حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی اسکے علاوہ میرا گذارہ تجارت مرغی و بیضہ پر ہے جسکی ماہوار آمد تقریباً سولہ روپیہ ہے اسکے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔

العبد:۔ نور محمد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ علی محمد کلرک ملٹری اکونٹس چھاؤنی لاہور۔ گواہ شد:۔ رحیم بخش ٹیوٹر شہر لاہور دہلی دروازہ

نمبر ۵۶۲۲:۔ منکہ حاجی اللہ بخش ولد چوہدری نبی بخش قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن بہلولپور چک ۱۲۷ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ مَیں مسمی حاجی اللہ بخش بیان کرتا ہوں کہ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں وصیت کرتا ہوں اگر میں اسکا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ادا کر دونگا تو انجمن مذکور کو اختیار ہوگا وہ حسب ضابطہ وصول کرے۔ نیز اگر میرے مرنیکے وقت اس جائیداد کے علاوہ کوئی جائداد ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری جائیداد موجودہ حسب ذیل ہے۔ (۱) مکان واقعہ چک ۱۲۷ بہلولپور ضلع لائلپور قیمتی چھ صد روپیہ۔ (۲) سکونتی زمین سفیدہ ساکن بہلولپور تحصیل ناروال ضلع سیالکوٹ ایک سو روپیہ (۳) زمین گردی نزد برکت علی بہلولپور ضلع سیالکوٹ حصہ خود آٹھ بیگھہ کا حق ملکیتی چار سو روپیہ یعنی کل گیارہ سو روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

العبد:۔ حاجی اللہ بخش نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ الیاس الدین مدرس بہلولپور۔

گواہ شد:۔ عبد اللہ خاں نمبردار بقلم خود۔

نوٹ:۔ وصایا منظوری کر پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع دے۔

Digitized by Khilafat Library

فضلِ عمرؓ (انگریزی)

مصنفہ صوفی عبدالقدیر صاحب رضا نیاز بی۔اے

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے تحریر فرماتے ہیں "میں نے صوفی عبدالقدیر صاحب رضا نیاز کی کتاب "فضلِ عمر" پڑھی ہے اور میری رائے میں یہ کتاب کیا بلحاظ زبان اور کیا بلحاظ مضمون بہت اعلیٰ کتاب ہے۔ اور موقعہ بموقعہ اعلیٰ درجہ کی قادر الکلامی اور واقعات کی بحث میں گہری تنقیدی نظر کا ثبوت دیا ہے اور واقعات کو ایسے رنگ میں ترتیب دیا ہے کہ چند الفاظ کی مدد سے باریک سے باریک معنی اور مطالب خود بخود بغیر لفاظی اور لمبی بحث کے چند سطور میں واضح ہوتے چلے گئے ہیں روایت کے متعلق احتیاط تاریخ کا ایک لازمی جزو ہے مگر روایات کا ایک بے ہنگم مجموعہ ایک کھنڈر سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا لیکن جب ایک قابل مورخ واقعات کے معنی کو ایک ترتیب کے ساتھ واضح کر دیتا ہے تو وہی کھنڈر ایک عظیم الشان محل کا منظر پیش کر دیتا ہے جو ہر ایک دیکھنے والے سے خراج تحسین حاصل کرتا ہے۔ صوفی صاحب کی اس تحریر میں ایک خاص رنگ ہے جو مجھے ذاتی طور پر پسند ہے اور وہ یہ کہ اختصار میں وضاحت اور زور و طاقت کو مضمر کر دیا جائے جسمانیات میں بم کے فلسفہ کی بنا یہ ہے کہ زیادہ طاقت تھوڑے عرصہ یا جگہ میں بھر دی جاتی ہے اور جب وہ پھٹتی ہے تو مد مقابل کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ اسی طرح الفاظ اور معانی میں زبردست طاقت چند الفاظ میں بھر دی جا سکتی ہے لیکن اس مختصر سے مجموعہ کا اثر بعض دفعہ اس قدر گہرا ہوتا ہے کہ قوموں کی قسمت پلٹا کھا جاتی ہے۔ اس طریق بیان کی ایک مثال مندرجہ ذیل ہے۔

Respect for law is the first founda-mental requisite of ordered society and in as far as both proceed to destroy that law there is a little difference between a Hiter & a Gandhi. Only Hitler Sinashes through civilization by means of roaring guns, and tanks spouting death and submanis & electric mines, while Mr, Gandhi is rather clever and does the same thing with a honeyed philosophy of ceild anarchy that is no bit less dangerous for India and for the rest of the world than the terrible electric mines of the present war that

can not send the proudist ships to the bottom of the sea in the twinkling of an eye.

یہ مَیں مانتا ہوں کہ یہ خیال نیا ہے۔ اور ہم احمدی جو اعتقاداً اس بات کے قائل ہیں، کہ قانون شکنی انسانیت کے لئے تباہ کن کھیل ہے۔ پہلے ہی سے اسی عقیدہ اور اسی رائے کے ہیں۔ لیکن ہٹلر اور گاندھی کو ایک فقرہ میں اکٹھا بیان کر کے اس مطلب کو اس طرح واضح کر دیا ہے۔ کہ اس سے زیادہ وضاحت ہو نہیں سکتی۔"

فضل عمرؓ کی قیمت فی نسخہ عہ - احمدیہ البم قیمت ۱۲ / - اسلامی خلافت (انگریزی) مصنفہ مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم - اے قیمت ۴ /

پبلشـــــــــرز

سُلطان برادرز قادیان

Digitized by Khilafat Library

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ——— نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہِ الکریم

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق یہ سفارش الفضل میں شائع کی جاتی ہے کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھائیں

والسلام (خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری)

یہ ادویہ ہر موسم میں قابل استعمال ہیں

(فہرست دوسرے صفحہ پر دیکھیں)

Digitized by Khilafat Library

چند نہایت مفید اور مجرب ادویہ

معجون مبارک } جو دماغ اور بصارت کے لئے از حد مفید ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ہمیشہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی سیر۔

سفوف نور } جو ابتداء نزول الماء میں نہایت مؤثر ہے اور ویسے بھی نظر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک سوا روپیہ۔

معجون دلشاد } باہمہ صفت موصوف جیسی نیت ویسی مراد نئی طاقت، اعصابی کمزوری، دل و دماغ، معدہ، جگر کو بہت مفید ہے چستی، پھرتی، خوشی فوراً حاصل ہوتی ہے۔ نیز اختناق الرحم کا عمدہ علاج ہے۔ ہر انسان حسب منشا فائدہ اٹھائیگا۔ پندرہ خوراک وزنی ۱۱ تولہ۔ قیمت تین روپے۔

سفوف نشاط } یہ دوائی مفرح ہونے کے علاوہ مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔ اور جن لوگوں کو جائز طور پر ممسک دوائی کی ضرورت ہو انکے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک اڑھائی روپیہ

معجون روشن دماغ } یہ دوائی ذہن کو بہت تیز کرتی ہے۔ اور کند ذہن اور کمزور دماغ لوگوں کے لئے خاص چیز ہے۔ طلباء اور دوسرے حاجتمند یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت پندرہ (۱۵) خوراک ۱۲؍ تفصیلات کے لئے مفصل اشتہار منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

اکسیر بواسیر } یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی طبیب حکیم جناب مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول نے اس نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کیلئے بہت مفید ہے سینکڑوں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ نیز جو بچے پھوڑے پھنسیاں خرابی خون اپنے ساتھ ہی لاتے ہیں۔ ان کی ماتاؤں کو چاہیئے کہ امید کے دنوں میں دو تین مرتبہ اس دوائی کا استعمال کرائیں۔ قیمت پندرہ خوراک ایک روپیہ۔

زود جام عشق } حضرت جناب مرزا صاحب کا مشہور نسخہ ہے پہلی خوراک ہی اپنے فوائد اور برکات ظاہر کردیگی قیمت فی درجن ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

المشتہر:- (لالہ) ملاوامل حکیم بڑا بازار۔ قادیان

نوٹ:۔ (۱) انکے علاوہ ہر قسم کے شربت، عرق، معجونیں ہر وقت تیار مل سکتی ہیں۔
(۲) ان ادویات کی قیمت میں کمیشن کی گنجائش نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library

پیارے دی ہٹی قادیان

(رجسٹرڈ)

ہماری دکان پر سونے چاندی کے نہایت عمدہ اور جداگانہ اقسام و ڈیزائن کے زیورات اور چاندی کے ہر قسم کے برتن تیار شدہ رہتے ہیں۔ جو دوسری جگہ سے بہ رعایت وکفایت ملتے ہیں۔ نیز آرڈر پر ہر قسم کا سامان بھی تیار کرایا جاتا ہے۔ اور خریدار کے حسب منشاء اور پورے وعدے پر کام دیا جاتا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے، کہ ہمارا مال بازار بھر سے صاف ستھرا کھرا اور سجیل ہوتا ہے۔ اور ہماری دیانتداری اور ایمانداری لوگوں پر پوشیدہ نہیں۔ بلکہ احمدی بھائیوں سے ہمارے اکثر معاملات پیش آتے ہیں۔ چنانچہ ہماری صداقت ان پر روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ اور اس سے بڑھکر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے۔ کہ حضرت اقدسؑ کے فرخندہ گوہر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے قادیان ہمارے متعلق کیا خیالات رکھتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں حضور کی حسب ذیل تحریر دلپذیر:۔

یہ تصدیق کی جاتی ہے کہ سیٹھ کنہیا لال صاحب صراف قادیان ہمارے خاندان سے دیرینہ تعلقات رکھتے ہیں۔ اور ہماری جماعت کے ساتھ ان کا اکثر کاروبار رہتا ہے۔ اور جہاں تک مجھے ان کے ساتھ معاملہ پڑا ہے۔ میں نے انہیں ہمیشہ کاروباری لحاظ سے صاف اور دیانتدار پایا ہے۔ ان کی دوکان کا نام سیٹھ کنہیا لعل پیارے لعل صراف قادیان ہے۔

میرزا بشیر احمد

المشتہر

سیٹھ کنہیا لعل پیارے لعل صراف۔ مالک فرم

پیارے دی ہٹی رجسٹرڈ۔ قادیان

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند

اکسیر اٹھرا ادویہ گو اپنی ذات میں کچھ نہ کچھ اثر ضرور رکھتی ہیں۔ لیکن وہی ادویہ خدا رسیدہ اصحاب کے روحانی اثر سے تو کیمیا بن جاتی ہیں۔ ایسے باخدا انسانوں کے ہاتھوں خاک بھی کیمیا کا حکم رکھتی ہے انہی لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ ؏ آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہی طبیب ریاست جموں و کشمیر نہایت باکمال ہستیوں میں سے تھے اگر آپ طبابتِ جسمانی میں یکتا تھے تو روحانی طبیب ہونے کے اعتبار سے بھی آپ کا پایہ بہت بلند تھا اٹھرا کی بیماری کا نسخہ آپ نے خاص الخاص تصرف کے ماتحت رقم فرمایا۔ چنانچہ ہم نے دیکھا ہے کہ اسکا استعمال ہر رنگ میں اور ہر طبیعت پر مفید ثابت ہو رہا ہے ہم نے حضور کا یہ نسخہ "اکسیر اٹھرا" کے نام سے تیار کیا ہے جن مستورات کو اولاد نہ ہوتی ہو یا اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جنکے بچے بچپن میں آغوشِ مادر سے جدا ہو جاتے ہوں ان کیلئے "اکسیر اٹھرا" لاثانی دوا ہے یہ گولیاں نہایت محنت کے ساتھ اور عمدہ اور خالص اجزا سے تیار کی جاتی ہیں ان میں ایرانی زعفران درجہ اول اور تبتی کستوری درجہ اول ڈالی جاتی ہے مجھے یقین ہے کہ اس سے زیادہ اعلیٰ اور عمدہ اجزاء سے تیار شدہ گولیاں اتنی ارزاں قیمت پر ہرگز نہیں ملیں گی۔ دُنیا میں اولاد بہت بڑی نعمت ہے پس جو لوگ اس نعمت سے محروم ہیں انہیں اس دوائی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ قیمت نہایت ارزاں یعنی ایک روپیہ فی تولہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ قیمت دس روپیہ

Digitized by Khilafat Library

فوری علاج (۱) پیٹ کے درد کو تسکین دیتا ہے (۲) سر درد کا بہترین علاج ہے (۳) بھڑ کے کاٹے کی جلن کو فوراً دور کرتا ہے۔ (۴) قے وغیرہ کی تکلیف سے نجات دلاتا ہے (۵) ہر ناگہانی تکلیف کے وقت کا بہترین رفیق ہے (۶) اس قابل ہے کہ ہر شخص اسے ہر وقت اپنے پاس رکھے۔

مولوی محمد امیر صاحب احمدی والد جناب پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ اے اسسٹنٹ ڈائرکٹر تعلیمات آسام اپنے تازہ خط میں تحریر فرماتے ہیں "آپ بفضلِ خداوندکریم ایک کامیاب حکیم ہیں ..... میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں میں اپنے احمدی بھائیوں کو بالخصوص اور عام خلق اللہ کو علی العموم خوشخبری سناتا ہوں کہ وہ طبیہ عجائب گھر کی خالص اور بینظیر ادویات سے فائدہ اٹھائیں۔ میری یہ تحریر درحقیقت اصلیت پر مبنی ہے بفضلِ خداوندکریم ہم جہانتک ممکن ہو جھوٹی تعریفات اور مبالغہ آمیز باتوں سے بالکل ہی نفرت کرتے ہیں۔" یہ تعریف ایسے دوست کی طرف سے ہے جنکو طبیہ عجائب گھر کی ادویات ذاتی طور پر تجربہ کرنیکا موقعہ ملا ہے۔ یہ دراصل طبیہ عجائب گھر کی اس امتیازی خصوصیت کا نتیجہ ہے کہ ادویات نہایت خالص اور اعلیٰ اجزاء سے تیار کی جاتی ہیں۔ فہرست ادویہ مفت طلب کریں۔

پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر۔ قادیان

قرآن مجید مترجم مع تفسیری نوٹ

قرآن مجید مترجم تقطیع کلاں مجلّد جس کا ہدیہ دو روپے تھا۔ اب صرف ۳۱ جولائی تک باوجود کاغذ کی گرانی کے اس کا ہدیہ صرف ڈیڑھ روپیہ کر دیا گیا ہے۔ اعلیٰ کاغذ، مراکو جلد سنہری جسکی صرف چند کاپیاں باقی ہیں اس کا ہدیہ ساڑھے تین روپے کی بجائے صرف تین روپیہ کر دیا گیا ہے۔ حمائل شریف مترجم مجلّد ترجمہ بامحاورہ جو حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے کیا تھا اسکی بھی چند کاپیاں باقی ہیں۔ رعایتی ہدیہ صرف ایک روپیہ۔

احمدیہ دارالکتب۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library

جنرل سروس کمپنی آپکی کیا خدمت کر سکتی ہے؟

۱۔ مکان بنوانے والے احباب کے لئے ماہر اوور سیر کی زیر نگرانی مطابق نقشہ اور طیار کردہ اسٹیمیٹ کے اندر معمولی کمیشن پر (نگرانی، حسابات کی نگہداشت اور روپیہ کی ادائیگی شامل ہے) کم سے کم عرصہ میں عمارت تعمیر کراتی ہے۔

۲۔ جائیداد کی خرید و فروخت کا انتظام کرتی ہے۔

۳۔ قادیان میں جائیداد رکھنے والے دوستوں کی جائیداد و مکانات کی حفاظت اور اسکے کرایہ کی وصولی کا انتظام کرتی ہے۔

۴۔ ہر قسم کی بجلی کی فٹنگ اور اس کے سامان کی فروخت کرتی ہے۔

۵۔ عمارتی سامان، لوہا، اور سیمنٹ بٹالہ اور امرتسر کے نرخ پر قادیان میں مہیا کرتی ہے۔

مینیجر جنرل سروس کمپنی۔ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی ستّر کتابیں

Digitized by Khilafat Library

صرف پچیس روپے میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستّر کتابیں جو رسالہ "ریویو" کے سائز پر قریباً چھ ہزار صفحوں کی ہیں صرف پچیس روپے میں فروخت ہو رہی ہیں۔ پہلے یہ کتابیں تیس روپے میں فروخت ہوتی تھیں، مگر اب پہلے سٹاک میں سے بعض ختم ہو گئی ہیں، اس لئے قیمت پچیس روپے کردی گئی ہے، بعض کتابوں کے نام یہ ہیں:۔

براہین احمدیہ حصّہ پنجم
سرمہ چشم آریہ۔ ازالہ اوہام مکمل
آئینہ کمالاتِ اسلام
شہادت القرآن۔ نور القرآن
انجامِ آتھم
ایّام الصّلح
مسیح ہندوستان میں۔

تریاق القلوب
تحفہ گولڑویہ
اربعین ہر چہار حصّہ
نسیمِ دعوت۔
تذکرۃ الشہادتین
نزول المسیح
لُجّۃُ النّور

سب کتابیں بالکل نئی ہیں۔ آرڈر کے ہمراہ دو روپے ارسال فرمائیں۔

مینیجر رسالہ ریویو۔ اُردو۔ قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۷۹۱

تفسیر سروری

(یعنی)

جماعت احمدیہ کے مفسر قرآن حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کی وہ تفسیر القرآن جو رسالہ ریویو (اردو) میں چھپتی رہی ہے، اسکی چند گنتی کی جلدیں برائے فروخت دفتر میں موجود ہیں۔ یہ تفسیر شروع سے آٹھویں پارے تک کی ہے مگر درحقیقت اسمیں سارے قرآن مجید کے مشکل مقامات حل کئے گئے ہیں۔ یہ نہایت عام فہم تفسیر ہے اس کے پڑھنے سے حسب استعداد تفسیر القرآن کا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے۔ رسالہ ریویو کے سائز پر اس کے کل دو ہزار صفحے ہیں۔ پہلے اس کی قیمت پندرہ روپے تھی۔ مگر اب بعض فوری ضروریات کی وجہ سے اس کی رعایتی قیمت صرف چھ روپے رکھی گئی ہے۔ آج ہی بذریعہ منی آرڈر بنام مینجر رسالہ ریویو (اردو) ارسال فرما کر اپنے لئے ایک جلد محفوظ کرالیں بعد میں یہ بیش بہا خزانہ کسی قیمت پر بھی نہ مل سکے گا۔

Digitized by Khilafat Library

ملنے کا پتہ

مینجر رسالہ ریویو۔ اردو۔ قادیان

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر قادیان سے شائع کیا)